بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و سپاس بیعد حضرت خالق جن و انسان صانع کون و مکان
کو لایق ہے جس نے انسان کو مشت خاک سے پیدا کرکے عقل فہم وہم
حس مشترک خیال عطا کئے نباتات جمادات حیوانات اپنی کمال صنعت
سے بنائے **شعر**

تعالے صانع ملک حکیم ۔ یصور صنعته بالا یصون

قلم دو زبان اُس کی حمد مین بیزبان و حیران ہے اور اہل قلم نقش دیوار
سرگردان **لمولفه مثنوی**

الٰہی توئی مالک جسم و جان ۔ توئی والی ملک کون و مکان
ضیا بخش قلہا ے انسان توئی ۔ شہنشاہ اقلیم [illegible]
ز نور تو شد جلوہ مہر و ماہ ۔ عیان شد ز تو [illegible]

昭和46年度科学研究費購入図書
寄贈 東外大・東洋文化研究合同海外学術調査団 氏
東京外国語大学図書館蔵
176521
49. 3. 30

خبر گیر حالِ غریبان توئی	نصیبہ دہ بے نصیبان توئی
کسِ بیکسانی پیرِ بے پران	سرِ فہران سرورِ سروران
توانِ تنِ ناتوانان توئی	بجسم جہان قوتِ جان توئی

اور درود نامحدود خاتم النبیین شفیع المذنبین کی ذات مبارک پر جس نے خلق و عالم کو سیدھا راستہ دکھلایا چاہِ ضلالت سے نکال کر سرچشمۂ ہدایت پر پہنچایا **شعر**

ہدی الناس حقا ببیان	کتاب لہ جاء بالبینات

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم **شعر**

علیہ افضل الصلوات حقا	من الرحمان ذی فضل العظیم

لمولفہ - مثنوی

جنابِ محمد رسولِ خدا	بمشکل مددگار و مشکلکشا
محمد نبی و محمد ولی	محمد غنی و محمد سخی
محمد شفیع ہمہ بندگان	محمد خبردار راز نہان
سلاطین عالم گدائے درش	ہمہ تاجداران فدائی سرش

حمد و نعت کے بعد احقر بندگان ربانی **مفتی غلام صفدر فوقانی** منشی فاضل مختار عدالت - ابن فضیلت مآب سخنور نامور مولانا **مفتی غلام سرور** صاحب سرور ظاہر کرتا ہے کہ مین نے پہلے بھی ایک کتاب انشاء صفدری نام لکھی تھی جو کئی دفعہ چھپ چکی ہے اور اب یہ چند سطرین اپنے دلی شوق سے حروف تہجی کے لغوی معنون اور اُن کے اقسام اور تبدلات وغیرہ مین کتب اساتذہ مثلاً جواہر الحروف - تحفۃ العجم - ہفت قلزم - مؤید الاساتذہ - گلبن اکبر - مخزن الفوائد - غیاث اللغات - ضوابط عظیم رشیدی

مدار الافاضل - برہان قاطع وغیرہ وغیرہ سے انتخاب کرکے لکھے ہین - اور **تحقیق الحروف** نام رکھا ہے - ارباب علم و فضل سے بحکم الانسان مرکب الخ اور بمقتضائے **شعر**

چشم پوشش گر بخطائے رسی و طعنہ مزن	کہ ہیچ نقش بشر خالی از خطا نبود

خطا و سہو سے جو کہین سرزد ہوا ہو معافی کی امید کیجاتی ہے ۔

قطعۂ تاریخ اختتام کتاب تحقیق الحروف از مولف

طرفہ تر تحقیق فوقانی ست این	سعدن تنظیم تمسیق الحروف
دل بسال اختتام این کتاب	گفت بحر علم تحقیق الحروف ۱۳۱۲

پہلا باب فارسی زبان کی تحقیق مین

فارسی زبان کی سات قسمین ہین دری - پہلوی - پارسی - ہروی - سگزی - زاولی - سغدی - دری - اُس فصیح زبان کا نام ہے کہ جسمین نقصان نہو - مثلاً ابریشم و اشکم و اسپند و اسکندر و اشتر وغیرہ کہ یہہ مثالین بغیر الف دری نہین ہین اور کہتے ہین کہ دری اہل بہشت کی زبان ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ ساکنان بہشت کی زبان عربی پارسی دری ہے - بلکہ چوتھے آسمان کے فرشتہ بھی لغات دری سے گفتگو کرتے ہین - اور بعضے کی یہہ رائے ہے کہ بہمن بن اسفندیار کے زمانے مین جب بہت دور دور کے ملکون کے باشندے اسکے پاس آتے تھے تو اُنمین سے کوئی ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتا تھا - بہمن نے تجویز کی کہ دانشمندون نے جو فصیح فارسی زبان وضع کی ہے دری ہے اور بادشاہونکے دربار مین

مین بھی اُسی زبان مین گفتگو کرتے ہین یعنی حکم دیا کہ اُسکے تمام محروسہ اور مقبوضہ
ملکون مین اس زبان مین گفتگو کیجائے - دری اس کو اس سببسے بھی کہتے ہین کہ جو شخص
دروازہ سے باہر آتا تھا اسّے متکلم ہوتا تھا - مگر درۂ کوہ سے بھی منسوب ہے - چنانچہ
عہد الواسع ہانسوی لکھتا ہے کہ دری وہ زبان ہے جسّمے دیہاتی لوگ پہاڑون کے
درون وغیرہ مین تکلم کرتے تھے چونکہ یہہ زبان زبان غیر سے مخلوط نہ تھی اسلئے
اسکو فصیح کہتے ہین اور ایک فرہنگ مین لکھا ہے کہ دری قدیمی پارسی ہے بعض
اہل تحقیق کا بیان ہے کہ یہہ چند شہرون کی زبان ہے اور وہ شہر بلخ بخارا - بدخشان
مرو ہین - پہلوی پہلو سے منسوب ہے اور پہلو فتح لام سے پارس کا باپ اور
سام بن نوح کا بیٹا تھا بعضے کہتے ہین کہ پہلہ سے اور پہلہ ولایت رے - صفہان
اور دینور ہے یعنی اُس ولایت کے آدمیون کی زبان ہے اور پہلہ فتح لام سے ایک شہر
کا بھی نام ہے پس یہہ زبان اس شہر سے بھی منسوب ہوسکتی ہے بعض کی رائے ہے
کہ نواحی صفہان کی زبان ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ پہلوی پایہ تخت کیان کی زبان
ہے تیسری پارسی یہہ زبان پارس پہلو بن نوح کے بیٹے سے اسلئے منسوب ہے
کہ وہ اپنے عہد مین پارس کا مالک اور وہ ملک اُسکے نام سے موسوم تھا چنانچہ
اب تک وہی نام مشہور ہے اور شیخ حجر عسقلانی لکھتے ہین کہ پارسی پارس بن عامر
بن یافث بن نوح کے بیٹے سے منسوب ہے اور بعض بیان کرتے ہین کہ فارسیان
پدرم بن ارمخش بن نوح کے بیٹے سے ہین پدرم کے دس بیٹے تھے دلاور اور شجاع
چون کہ تازی زبان مین سوار کو فارس کہتے ہین اسلئے یہہ زبان اس اسم سے موسوم ہوئی
قدیم مین بھی تمام ممالک ایران کو پارس کہتے تھے [illegible]

تک ہے اور باب الابواب سے دریاے عمان تک زمانہ دراز کے گذرنے
اور تغیرات زمانہ کے سبب سے ہر ایک ولایت کسی ایک نام سے موسوم ہوکر پارس
سے جدا ہوگئی (مثلاً) خُراسان کہ قدیمی فارسی مین مشرق کو کہتے ہین چونکہ وہ
ولایت اصطخر کے شرق مین واقع ہے اُسکا نام خراسان رکھا گیا علے ہذا القیاس عربی
زبان کے بعد ہر ایک زبان سے افضل فارسی ہے حضرت رسالت پناہ نے بھی
اس زبان سے گفتگو کی ہے چنانچہ ابو لیث فقیہ سمرقندی اپنی ایک تصنیف مین
لکھتے ہے کہ حضرت خاتم المرسلین نے ایک شخص نو کدخدا کو دیکھا پوچھا دکدخدا
شدی گفت بلے فرمود ند کہ ولیمہ کدخدائی چرا نمی پزی چنانچہ اگر قدرت نداری
بزی ذبح کن اگر بران ہم قادر نیستی کنجشکے ولیمہ ساز - یہ زبانین مستعمل ہین اور باقی
چارون متروک ضرورت شعر کے لیے اُن زبانون کا کوئی لفظ باندھا جاسکتا ہے مثلاً

قاسم - شعر

جان بدہ قاسم بپیش آن دو لب		یک گری کن جملۂ ایام را	

امیر دہلوی - بیت

	اے دہلی واے بتان سادہ		پگ بستہ وگوشہ کج نہادہ

دوسرا باب حروف تہجی کے لغوی معنون اور اُنکے اقسام و مبدلات مین

حروف حرف کی جمع ہے اور حرف فتح اول سے لغت مین بمعنی سخن و طرف و کنارہ
ولب شمشیر اور اصطلاح نحات مین وہ لفظ کہ اور کلمہ کے انضمام کے سوا اُسکے
معنی مفہوم نہون مثلاً عربی مین مِن و عن و الی و فی اور فارسی مین از و بر و تا ہین - اور بہ

اول سے کسب کرنا اور ضم اول سے حب الرشاد کہ فارسی مین سپندان کہتے ہین
اور ہندی ہالون کہ تخم ترہ تیزک ہے ٭

تہجی فتح اول و دوم و تشدید جیم سے لغت مین ہجو کہنا اور حروف مفردہ کو باہم ترکیب دینا کہ با تا تا الخ ہین وہ آٹھہ کلمہ کہ حروف تہجی سے جملون کے طور پر ترتیب اعداد کے لیے مرکب کیے گئے ہین یہ ہین اول ابجد - دوم ہوز - سوم حطی - چہارم کلمن پنجم سعفص - ششم قرشت - ہفتم ثخذ - ہشتم ضظغ - ان کے معنی (مدار الافاضل) مین اسطرح لکھے ہین کہ ابجد بمعنی ابی وجد فی المعصیت یعنے میرا باپ کہ آدم تھا گناہ مین پایا گیا یعنے اُس سے گناہ سرزد ہوا ہوز بمعنی اتبع ہوا یعنے اپنی نفسانی ہوا یا حرص کی پیروی کی - حطی بمعنی حُطّ ذنبہ بالتوبۃ والاستغفار یعنے توبہ و استغفار سے اُسکے گناہ کم کیے گئے - کلمن بمعنی تکلم بکلمۃ فتاب علیہ بالقبول والرحمۃ یعنے اُسنے ایک کلمہ سے کلام کیا پس اُسکی توبہ قبول ہوئی سعفص بمعنی ضاق علیہ الدنیا فافیض علیہ یعنی دنیا اُسپر تنگ کی گئی ہے اور وہ اُسپر پھینکا گیا - قرشت بمعنی اقر بذنبہ فشرف بالکرامۃ یعنی اپنے گناہون کا اقرار کیا پس شرف کرامت پایا ثخذ بمعنی اخذ من اللہ قوۃ یعنی خدا سے قوت لی ضظغ بمعنی سد عنہ نزغ الشیطان بالعزمیت یعنی اُسسے شیطان کا بہاؤ اور عزمیت یعنی کلام حق و توحید سے بند کیا گیا - بعض لکھتے ہین کہ ابجد ایک بادشاہ کا نام ہے جسکا مخفف ابجد ہے اور باقی کے سات کلمے اُسکے سات بیٹون کے نام ہین اور بعض کا قول ہے کہ مرامر نام ایک شخص تھا کہ خط لکھنا اُسکا ایجاد ہے اور یہہ آٹھہ کلمہ اُسکے آٹھہ بیٹون کے نام ہین مگر صاحب **ضوابط عظیم** نے ان کے معنی اسطرح بیان کیے ہین کہ ابجد آغاز کرد یعنی شروع کیا - ہوز درپیوست یعنے ملا -

حطی واقف شد یعنی مطلع ہوا - کلمن سخنگو شد یعنی باتین کرنے لگا سعفص ازو آموخت یعنے اُس سے سیکھا قرشت ترتیب کرد یعنی یکجا کیا - ثخذ نگاہداشت یعنی محفوظ رکھا - ضظغ تمام کرد یعنے ختم کیا اور اعداد مین اُن کی ایسی ترتیب ہے کہ قطعہ

یگان شمار ز ابجد حساب تا حطی
پس انگہ از کلمن دہ دہ است تا سعفص
پس انگہ از قرشت تا ضظغ شمر صدگان
دل از حساب جمل شد تمام مستخلص

اور حروف تہجی مفردہ کی تین قسمین ہین ٭

اول مسروری جو دو حرفون سے لکھے جاوین با تا ثا وغیرہ **دوسرے ملفوظی** جو تین حرفون سے تحریر ہون (مثلاً) جیم دال ذال وغیرہ **تیسرے مکتوبی** کہ تین حرفون سے لکھے جاوین مگر اُنکا آخر کا حرف قسم اول سے ہو (مثلاً) میم نون واو اس پچھلی قسم کو علم صنائع و بدائع مین مقلوب مستوی بھی کہتے ہین وہ آٹھہ حرف جن کا استعمال فارسی مین نہین اور عربی سے مخصوص ہین یہ ہین - اول ثا - دوسرے حا - تیسرے صاد - چوتھے ضاد - پانچوین طا - چھٹے ظا - ساتوین عین آٹھوین قاف - اور چار حرف پ چ ژ گاف عربی مین نہین فارسی سے مختص ہین ٭

الف

لغت مین فتح الف اور سکون لام سے عدد ہزار و کسر الف و سکون لام سے دوستی دیار و دوست و فتح الف و لام سے محبت و دوستی و اختلاط و فتح الف و کسر لام سے مرد جوان و بمعنی مرد بے زن و مجرد اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے جسکا ایک عدد ہے وہ ایک مستقیم خط ہے کہ لفظ کے آخر یا درمیان مین ساکن بے ضغطہ زبان واقع ہوتا ہے پس اگر وہ خط مستقیم ابتدائے لفظ مین متحرک یا درمیان یا آخر لفظ مین ساکن بضغطہ زبان واقع ہے تو اُسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف و محاورت اہل فارس و عرب مین اگر ساکن ہو یا متحرک دونو حالتون

مین الف کہتے ہین اس حرف کو کنایۃً ذات احدیت اور قامت محبوب اور سرو سہی سے تشبیہ بہی دیتے ہین اور الف کشیدہ سے شرمسار ہونے اور ابجد خوانی کی بہی مراد رکہتے ہین فارسی مین اسکی اٹہتیس قسمین ہین **اوّل الف زائد** مثلاً سبز رنگ و سبزار نگ **مولانا مظہر - بیت**

تازہ باد ت گل عیش ازنفس مشک آئین ۔ نوش باد ت می لعل از خم سبزار نگ

ایضاً مولانا جامی - بیت

بگفت این و کشید از زیر بستر ۔ چو بید برگ سبزار نگ ... خنجر

بیت

خاقانیا اگر تو سخن نیاب دانیا ۔ پندے بگو بیت سشنو رایگانیا

دوسرے الف بدل کہ باے موحدہ سے بدلے مثلاً اسغیدن و بسغیدن بمعنی آمادہ ہونا و علیٰ ہذا القیاس بسغدہ **ابو شکور شعر**

تن و جان چو ہرد و فرود آمدند ۔ بیک جاے ہرد و بسغدہ شوند

و آسغدہ **مسعود سعد سلمان** -

خاطر عالی تو غارت کرد ۔ گنج آسغدہ نہان قلم

اور دال مہملہ سے مثلاً بدان و بدین کہ اصل مین آن و این تہا **مثال حفظ شعر**

ہمین ہست خاصیت گفت دین ۔ بدان خویش بداند و نیکان بدین

اور زا ر تازی سے مثلاً او گفتم و باز و گفتم کہ اہل خراسان کا محاورہ ہے اور کاف فارسی سے مثلاً ارگنج و گرگنج ضم اوّل سے شہر خراسان کا نام ہے اور لام سے مثلاً سنگ آبی و سنگ لابی بمعنی جانور آبی **پور بہاری جامی - بیت**

گرچہ سنگ لابی بد بیا ور شود ۔ پوستینش کندہ خواہم چون فنک

فنک فتح فا و نون سے ایک جانور سفید رنگ کا نام ہے اور نون سے مثلاً اغول و نغول واو معروف سے کہ مخفف جسکا اغل و نغل ہے بمعنی وہ جگہہ جو بکریون کے غلہ کے واسطے جنگل مین بنائی گئی ہو اور یہہ ترکی لفظ ہے **مولانا روم بیت**

غم مخور یدبہر شترہ نبرد درین اغل ۔ زانکہ بہ پستی اندو ما بر سر کوہ برشرف

دیگر

ہر کہ گوید کہ منم بر سر شاخش بزنم ۔ کین حرم عشق بود امی حیوان نیست نغل

و آدر و نادر د بمعنے جنگ و جدال اور واو سے مثلاً ارنج و ونج بمعنے مرفق و تانغ و تونغ بمعنی درخت و یکسان و یکسون بمعنی برابر وہان ہون **اوستاد جلالی بیت**

شمارا ہان بہ کہ بیدون شوید ۔ سر خویش گیرید و یکسون شوید

و دہان و دہون **عبد القادر نائی - بیت**

آنکہ مدح شاہ خواند از دہون ۔ از دہانش بوی مشک آید برون

اور ہاے ہوز سے مثلاً انباز و ہنباز **ابن یمین - بیت**

توئی کہ ہمت تو سر ہمان فرو نارد ۔ کہ در امور جہان با فلک بود ہنباز

مولوی روم - بیت

ہمہ توئی و دراے ہمہ اگرچہ بود ۔ کہ در خیال در آرد کسے ترا انباز

و یاسا و یاسہ بمعنی رسم و قاعدہ مثلاً و اہیون و بیون بمعنی انجمن و رودہ کہ وادکا مصارع ہے اور یاے تحتانی سے مثلاً ارمغان و یرمغان **رشید الدین وطواط - بیت**

ہم خواستہ بخنجر و ہم یافتہ بجود ۔ از خصم خویش بر شوق از دین تو یرمغان

و اکدش و یکدستش یعنی دو تخمہ **بنیا بین - بیت**

چند بنیا بین کہ نرگس بے می از تاثیر شان	میکند مستی و مخموری چو چشم یکدشان

تیسری ربط یعنی لفظ ہست **شعر**

دریغا گردن طاعت نہادن	گرش ہمراہ بودی دست دادن

یعنے دریغ ہست **عرفی - بیت**

این جام کہ از رای منیر تو فلک ساخت	زدودا کہ کند غنچہ گل شہرت جم را

یعنی زدودہ ہست **اوستاد انوری - بیت**

بے رونقا کہ باشد بے پاس تو سیاست	بے ہیزما کہ ماند بے تیغ تو جہنم

یعنی بے رونق ہست و بے ہیزم ہست **میر مغزی**

روشنا چشم ملک سنجر دین گیتی بہ تو	خرما جان ملک سلطان فردوس برین

یعنی خرم ہست و روشن ہست

چوتھی امالہ کہ یای معروف سے بدلے مثلاً کیست و چیست کہ اصل مین کہ ہست و چہ ہست ہے اور یاے مجہول سے بھی بدلتا ہے مثلاً فراج فریج کتاب کتیب **سعدی بیت**

نہ ہر جا کہ بینی خط دلفریب	توانی طمع کردنش در کتیب

پانچوین خطابی - چنانچہ لفظ گویا مین **انوری - بیت**

گوہر خنجر چو شد لعل بخون گویا	لعب ہوا ہر شراب گوہر آذر شکست

چھٹے ملفوظ غیر مکتوب - مثلاً رحمن و آلہ بعض موقع مین یہہ الف تلفظ سے ساقط ہوتا ہے **ہلالی - بیت**

چگونہ بیم آن ذقن را اللہ اللہ	طلوع مشتری در آخر مہ

ساتوین بمعنی جانب و طرف مثلاً سراز بر سرا بالا یعنی سر بجانب زیر و بالا و ہست ا و چپا بمعنی جانب راست و چپ مگر یہہ الف کبھی محض زائد آتا ہے **خسرو - بیت**

سوی رستا کہ دہ فغفور جاست	امیر ختن سوی چپا گشتہ ہست

آٹھوین مقصورہ - اسکو بھی یای سے لکھتے ہین مثلاً مصطفے و مرتضے اور کبھی اسکو باعتبار کتابت یا پڑھتے ہین مثلاً موسے و عیسے یاے معروف سے یہ الف نسبت کے وقت واو سے بدلتا ہے مثلاً عیسوی و موسوی و مولوی وغیرہ ٭

نوین تانیث - مثلاً عقبیٰ و دنیی مگر اہل فارس ہی کو الف سے لکھتے ہین ٭

دسوین ابدال - زبان عربی سے مختص ہے جب واو سے بدلے تو الف سے لکھتے ہین اور الف پڑھتے ہین مثلاً عصا کہ اصل مین عصوٌ تھا تنوین ضمہ سے مگر جب یا سے بدلے تو یا لکھتے ہین اور الف پڑھتے ہین مثلاً ہدی کہ اصل مین ہدیٌ تھا ٭

گیارہوین نسبت مثلاً گندا بمعنی ناخوش و بدبو **پور بہاری جامی بیت**

گندا و تیز ہمچو پیاز و ترش چو دوغ	چون سیر گرم و خشک چو جغرات سرد و تر

و زیبا منسوب بہ زیب **بارہوین وصلی** کہ تقطیع مین تنگی وزن کے سبب سے گر جائے **سیفی مصرع** - روز سیفی سیہ از کاکل مشکین تو شد ٭ کہ سیاہ کے لفظ کے از کا الف گر کر سیہز بمقابلہ فعلاتن آئیگا **سعدی - بیت**

بدان ماند اندر ز شوریدہ حال	کہ گوئی بگزدم گزیدہ مثال

کہ اندر ز کا الف تقطیع کے وقت گر جائے مثلاً بدا ما فعول ندندر فعول زشوری فعول دہ حال فعول **تیرہوین کلمہ** کہ اصلی ہووے اور اسکے حذف یا اسقاط سے لفظ کے معنے مفہوم نہون مثلاً خدا و جدا و گریبان و دندان صاحب **برہان قاطع**

کی رای کے موافق وہ الف کہ کلمے کے اول آئے دو قسم پر ہے ایک اصلی دوسرا وصلی اصلی کے دو قسمین ہین پہلے وہ کہ کسیطرح سے حذف نہ کیا جائے مثلاً اندام وانجام کہ ان کے محذوف ہونے سے لفظ بے معنی ہوجاتا ہے دوسرے وہ کہ بحالت حذف بھی اُن کے معنی تحقیق ہون مثلاً افسانہ وفسانہ شعر

حیدرش گفت من ندارم زر	او فسانہ مخوان و رنج مبر

وصلی یعنے ایسے لفظ کے اول زیادہ کرین کہ حقیقت مین وہ بے الف ہو اور اسکے زیادہ کرنے سے کسی قسم کا اختلاف واقع نہو مثلاً اسکندر وسکندر واشکرہ وشکرہ بمعنی طائر شکاری کہ الف کے بغیر بھی یہ الفاظ درست ہین چودہوین ندا کہ اسماء تخلص شعرا کے بعد بھی واقع ہو مثلاً خاقانیا فوقیا و خاقانی و فوقی مثلاً ملا فوقانی یزدی نظم

فوقیا سی ما چمت بہا کہ غیر از تو کرا	در غم حرف نثار صاف حقیقت دادہ اند
بیا زاہدا ترک سالوس کن	ریا را بزنجیر محبوس کن

مصرع خاقانیا تو تکیہ بطاعات خود مکن * وصاحبا - دلاجانا - صدرا - خداوندا

انوری - بیت

صاحبا صدرا خداوندا کریما بندہ گر	یابد از فرمان عالی بارگاہ تو نجات

عبد الواسع - بیت

پناہ اشا عاجز نوازا	جہانرا جان وجانرا جانسازا

شیخ سعدی کریما ببخشای برحال ما * وجناب فضیلت مآب مولانا سرور شعر

دلا مضمون صف چہرہ پیغمبر انشا کن	حجاب از صورت محبوب حسن احمدی وا کن

الہا قادرا پروردگارا	کریما منعما آمرزگارا

مثال دیگر - کنہیالال - ہندی - شعر مثنوی نگارین نامہ مین

کریما مر ترا زیبد کریمی	رحیما ختم بر ذاتت رحیمی

پندرہوین - دعائیہ کہ صیغہ امر غائب ونہی غائب مین دال کے پہلے واقع ہو خواہ دعاے نیک کے واسطے خواہ بد کے لیے - زلالی - بیت

بخون گریاد چشم عاشق زار	کہ بیند جلوہ گاہ یار بے یار

لفظ گریاد مین دعائیہ الف ہے اور علے ہذا برساد و مرساد ظہیر فاریابی - رباعی

ای نوبت تو گذشتہ از چرخ بہی	بے نوبت تو مباد عالم نفسے
آوازہ نوبتت بہر کس برساد	لیکن مرساد از تو نوبت بکسے

وکناد و دہاد و میراد و دہاد حافظ - بیت

مقام اصلی ما گوشہ خرابات است	خداش خیر دہاد آنکہ این عمارت کرد

شعر

ز ملکت پراگندگی دور باد	جہان آفرین بر تو رحمت کناد

میر معزی - بیت

باقی بمانیا کہ جہان از بقاے تو	امن تمام و مصلحت بیشمار یافت

میر حسن دہلوی - بیت

ہر تیر ز کیش تو مرا رحمت جان است	قربان شودا ہر کہ ازین کیش نباشد

کہ لفظ بمانیا وشودا مین بھی الف دعائیہ ہے گر الف دعائیہ جیسے صیغہ ماضی کا مشتق ہا جو مستعمل نہین مثلاً فتد وفتاد و نہد و نہاد و کشاد و کشیدن کے مصدر سے الف ما

اور کشادن کے مصدر سے صیغہ ماضی ہے **سولھوین رفع اجتماع ساکنین**

مثلا لفظ اند مین **شعر**

دیگر مرو بہ ناز بسوختگان خویش	جان داده اند و یک نفس آرام کرده اند

سترهوین تفضیل مثلا اکمل وافضل واشرف **خاقانی نظم**

احمد علی آن امام اکمل	بل افضل و مفضل و مفضل
ما اشرف قدرک ای ملک قدر	ما اشرح صدرک ای جهان صدر

اٹھارہوین متکلم مثلا ملاذا یعنے ملاذ من وکریما یعنے کرم من **بیت**

اے ملاذا اے معاذا مشفقا	سازبر عالم کرم بهر خدا

انیسوین ممدوده - کہ اصل مین دو الف ہین اور کلمات کے اول مین آتا ہے پس ہر ایک کلمہ کہ الف سے ہے مد سے ہے قصر اور حذف سے نہین ہے مثلا آز کہ حرص کو کہتے ہین یا قصر اور حذف سے ہے اور مد سے نہین ہے مثلا ازبر وزبر یعنے حفظ کرنا و یاد کرنا یا فقط قصر سے ہے اور حذف اور مد سے نہین مثلا اخترو اختر یا حذف اور مد سے ہے اور قصر سے نہین مثلا آرام ورام یعنے قرار پذیر اور قصر سے ہے اور حذف سے نہین مثلا آلاد والاد کہ آگ کو کہتے ہین **شیخ آذری**

باوج گنبد گردون از ان تباد مہر	کہ یافت از تف قندیل مصطفے آلاد

یا تینون حرکات سے مستعمل ہے مثلا آفسانه وافسانه وفسانه یعنے قصه کہ اصل مین سی ہے

پور بہاری - جامی - بیت

حیدر کش گفت من ندارم زر	او فسانه مخوان و رنج مبر

عمادی سلطانی - بیت

مروی جستم نه ریش ونه دستار	حکمت گفتم نه آفانه

اور سے بطح آفکانه وافکانه وفکانه یعنی بچہ ناتمام کہ شکم سے گر جاے **مسعود سعد سلمان**

شکم حادثات آبستن	به نهیب تو آفکانه کند

شمس فخری - بیت

عجب گر دشمن ملکت در ارحام	اگر دو نیست مانند فکانه

دآستاره وستاره وآفریدون وافریدون وفریدون **فردوسی - بیت**

ز دهقان پژوهیده کس را ندید	که شایسته آفریدون سزید

قیس - بیت

بدولت آلت بهر کمینه خادمت قیصر	هزاران باشدت چاکر چو افریدون بشوکت

آتش وتش **مولانا روم - بیت**

موسی اندر درختی هم تش دید	سبزتر میشد آن درخت ز نار

ملا فوقی یزدی - بیت

اگر وقت تماشا شیدن ابر شد	بہار آتش خرمن صبر شد

بیسوین قمیه کہ اسماے عربی کے آخر مین واقع ہو مثلا حقا وربا

حفظ - شعر

شد مانع یار رقیب و دیدارش دید	نا حق حق ما گرفت حقا حقا

اکیسوین الف مصوت کہ افسوس وحسرت ومصیبت وماتم کے مقام مین الفاظ نوحه کے آخر مین آتا ہے مثلا **ہاتفی - بیت**

میخواست مسیح شد طبیبم	وردا کہ شفا نشد نصیبم

دیگر مصرع دریغا ای فلک با من چہ کردی ٭ **حفظ - شعر**

دریغا حسرتا افسوس و آہا
رفیق ما نشد کس در بلاہا

کہ دریغا وغیرہ مین الف مصوت ہے بائیسوین **الف اشباع** وہ ہے
کہ فتح کے پڑہنے سے پیدا ہو مثلاً نمک ونماک و ہمار وما ار اور وہ الف کہ کلمہ کے
اول ہو ہر حرکت کے موافق اسکو اشباع کرتے ہین پس فتح سے الف او ضمہ سے
واو اور کسرہ سے یا مثلاً افتاد سے اوفتاد و امادہ سے آمادہ اور استادہ سے
ایستادہ وغیرہ اور علی ہذا القیاس سخن سے سخون **شعر**

بود نی بود مے بیار کنون
رطل پر کن مگوی پیش سخون

اور نشان سے نیشان **مولانا مظہر** گہوڑے کی تعریف مین **بیت**

بنیاست آنچنان کہ ببیند بروی سنگ
نیشان پای مورچہ ہای تار راست

اور چابک سے چابوک **حکیم اسدی - بیت**

چہ چابوک دست ہست بازی سگال
کہ در پردہ داند نمودن خیال

اور ازار سے ایزار **جمال الدین سلمان - قطعہ**

در دیار کاندر و اہل ہنر دیار نیست
ناگہان افتادہ و درماندہ و پابست من
یک بیک کردند غارت کے سر و پایان دہر
تا بدستار و سر و ایزار و پاے و پیرہن من

تیئیسوین الف تصغیر کہ اسم کے بعد آتا ہے **فردوسی مصرع** کہ چون
تنم آرد برہنہ تنا ٭ یعنے تن صغیر

چوبیسوین الف تعظیم یہہ بہی اسکے بعد آتا ہے **مصرع فردوسی**
بپیچید بر خویشتن بیژنا یعنے بیژن رفیع الشان **پچیسوین الف تحسین** ہے

کہ فعل کے بعد آتا ہے **وفائی مصرع** بار گفتا برخ ماہم نگر گفتم بچشم **حافظ بیت**

بار گفتا کیستی گفتم ثنا گوے شما
عزم کجا داری بگو گفتم سر کوے شما

چھبیسوین الف تسمیہ کہ اعلام و القاب کے آخر مین تعظیم کے واسطے
آتا ہے مثلاً جلالا و نظیرا ظہیرا و طالبا **ملا اسید - قطعہ**

شب و روز مخدوم ما طالبا
پئے جیفہ دنیوی در تگ است
مگر قول پیغمبرش یاد نیست
کہ دنیاست مردار و طالب سگ است

شعر صائب

ای صبا بر برگہای غنچہ نہ آہستہ پا
پاسبانا نند گلہا صابیا خوابیدہ ہست

ستائیسوین الف وصل مثلاً ابی و ابا و افکند و اشکم و اشتلم و اسکندر و ابر کہ
یہ الف معنون مین کچہہ دخل نہین رکہتا اور اُس حرف کی حرکت کا تابع ہوتا ہے
کہ جو کلمہ کے اول ہو مگر ثنائی و ثلاثی و رباعی و خماسی مین ہمیشہ مفتوح رہتا ہے

فردوسی - نظم

یکے لشکری خواہم انگیختن
ابا دیو مردم در آویختن
ابر بارہ جنگ جوے سوار
برون آمد از قلعہ کوہسار

کہ لفظ ابا و ابر کا الف مفتوح ہے و اسکندر مثلاً **مولوی نظامی بیت**

بقلب اندر اسکندر فیلقوس
جناحے بیاراستہ چون عروس

و اشکم مثلاً **مولوی روم - بیت**

شیر بے گوش و سر و اشکم کہ دید
این چنین شیر خدا خود نافرید

وا ہے مثلاً **اسدی - بیت**

بہ گفت ای درآبی کام تو — [illegible]

وشتم ناصر علی ۔ بیت

الٰہی از خودم بستان و گم کن — [illegible]

واشکہ خسرو ۔ بیت

اشکہ رانگشت بہن وشتگاه — [illegible]

یہ الف [illegible] حرف تنوین پر واقع ہوتا ہے ۔

اٹھائیسوین جمع کہ فارسی مین سوای لفظ [illegible] مثلاً تدابیر و تراکیب و مساجد و معابد و عناصر [illegible] ملا طغری [illegible] کی تعریف مین ۔ بیت

[illegible] — [illegible]

انتیسوین مبالغہ عربی [illegible] لام کلمہ کے پیچھے واقع ہوتا ہے اور قبل اسکا [illegible] ہوتا ہے مثلاً بقال و ستار و غفار وغیرہ ۔

تیسوین تنوین کہ اسماے عربی کے آخر مین واقع ہو اور نصب کے مقام پر لکھا جاتا ہے اور وقف کی حالت مین الف پڑھا جاتا ہے مثلاً یقیناً [illegible] قطعاً ظاہراً وغالباً [illegible] تنوین بمعنی [illegible] ایسا ہے کہ [illegible] حرف جارہ [illegible] اصل مین باصل تھا اکتیسوین الف مصدر کہ اسما کے آخر مین مصدر کے معنی پیدا کرے مثلاً پہنا و درازا یعنی پہن [illegible] مولوی نظامی مصرع

[illegible]

[illegible] مصادر مزید مین لام کلمہ کے پہلے آتا ہے مثلاً تطاول [illegible]

بتیسوین الف کثرت بمعنی بسیار مثلاً خوشا یعنی بہت خوب [illegible]

خوشا [illegible] باشد [illegible] — [illegible] فلک [illegible]

شعر صائب

[illegible] — خوشا جائیکہ چون [illegible]

تینتیسوین الف لیاقت کہ صیغہ امر کے بعد آئے مثلاً [illegible]

[illegible] حکیم اسدی ۔ بیت

[illegible] ہزار از شمار — [illegible]

چونتیسوین الف مفعول کہ صیغہ امر کے بعد آتا ہے مثلاً [illegible]

نظامی ۔ بیت

[illegible] — سخن کز دل آید [illegible]

پینتیسوین الف انحصار کہ اسمین حصر کے معنی پائے جاتے ہین مثلاً [illegible]

سعدی ۔ بیت

[illegible] — بپایش کشد مور کوچک شکم

[illegible] چھتیسوین الف فاعل کہ صیغہ امر کے بعد آئے اور فاعل کے معنی پیدا کرے مثلاً بینا [illegible] امر ہے اور الحاق الف سے بینا بمعنی بینندہ [illegible] دانا و جویا اور اس الف کے بعد نون بھی آتا ہے مثلاً جویان و پویان [illegible] فا کلمہ کے بعد آتا ہے [illegible] مکسور ہوتا ہے مثلاً ناظر حافظ ۔ بیت

[illegible] — دیدہ [illegible] صاحب نظری [illegible]

و عاشق و ساقی و کامل و جاہل و فاضل و عادل وغیرہ حافظ - شعر

فکر کن شکر بگو بین کہ کف خاکی را … چشم بینا دل دانا و زبان گویا داد

ستائیسوین الف عاطفہ کہ دو کلمہ مترادف و متغائر و متضاد مین آتا ہے اور واو عطف کے معنی دیتا ہے مثلاً تگاپو و رستاخیز و شبانہ روز مگر شبا روز مین الف کا لفظ واو عطف کی جگہ ہے پس تگاپوئے مترادف ہین و رستاخیز متغائر و شبا روز متضاد کیونکہ تگ و پو کے معنی یکسان ہین اور رست و خیز کے جدا جدا اور شب و روز ضدین حافظ - بیت

پیالہ در کفنم نہ کہ تا سحرگہ حشر … بے زدل ببرم ہول روز رستاخیز

اٹھائیسوین الف اتصال کہ ایک کلمہ کے تکرار مین واقع ہوتا ہے اور پہلے کلمہ کو دوسرے سے متصل کر دیتا ہے مثلاً گوناگون و پیاپے و دوشادوش و داوم و رنگارنگ و مالامال مگر گوناگون مین کثرت اور مبالغہ کے واسطے آتا ہے ؛

محمد شیرین مغربی - بیت

ز دریا موج گوناگون بر آمد … ز بیچونی برنگ چون بر آمد

حافظ - بیت

شراب خانگی از ترس محتسب خوردہ … بروی یار بنوشیم و بانگ نوشانوش

باے موحدہ

لغت مین مرغ شبیر الجوع و جھتی اور باز کا مخفف کہ ایک شکاری جانور ہے ابجد مین اس کے دو عدد ہین ب اور اس حرف کے الف کے سوا تئیس قسمین ہین

اول باے ابدال کہ فا سے بدلے مثلاً زبان و زفان و زبانہ و زفانہ

جمال الدین شہریاری - بیت

چون زد زفانہ آتش خشم تو اے خصم … گر پیش خصم تو نشود عفو تو سپہر

منوچہر - بیت

مرغان زفان گرفتہ یکسر … بکشاد زفان ز دام چنبر

حکیم سوزنی - بیت

یادی کہ آن فور دین رسید مرا گفت … کردہ زفان چون زبانہ آتش

اور کاف تازی سے مثلاً بوشاسپ و کوشاسپ زرتشت بہرام - بیت

در بیدار گفتم نے بوشاسپ … نکویم جز بہ پیش تخت کوشاسپ

شعر

شنیدم کہ خسرو بوشاسپ دید … چنان کاتشے شد بدو و ش پدید

اور کاف فارسی سے مثلاً بالہ و گالہ کہ جوال کی ایک قسم ہے ادیب صابر - بیت

چون گیر در سبو ختم اندر کشش تمام … دیدم کشے فراخ بمانند گالہ

اور میم سے مثلاً لبالب و لبالم بمعنی مالامال فردوسی - بیت

نہ از لشکر ما کسے گم شدہ است … نہ این کشور از خون لبالم شدہ ست

و غرب و غرم ضم اول اور زا فارسی سے بمعنی دانہ انگور فخری - بیت

از دست میر شیخ سحاب ارنے برد … لعل و عقیق برو یداز زر بجای غرب

ابو العلا شوشتری - قطعہ

بیار آن کہ گواہی دہد ز جام کہ من … چہار گوہرم اندر چہار جاے مدام
زہرہ اندر تا کم عقیقم اندر غرم … سہیلم اندر خم آفتابم اندر جام

اور واو سے مثلاً برغست و درغست بروزن بدست نام گیاہ و خواب خواد و آب آو

مولوی معنوی - بیت

گر خرِ دیوانہ شد یک دم چو گاو	بر سرش چندان بزن کاید بخواو

لطفی - بیت

کے تواند کہ ہیچ گاو چکار	بزند غوطہ در میانہ آو

اور ہاے ہوز سے مثلاً ہوش و ہوشش بفتح بمعنے کروفر۔

دوسری برای غایت یعنے برائے تا - میر نجات بیت

وعدہ ہستی عیار بقیامت باشد	سر فوج تو الٰہی بسلامت باشد

یعنی اگرچہ تا قیامت اور بعض حذف تا رغایت سے بہی قائل ہین۔

تیسری بای زائد کہ ہر ایک کلمہ پر جسکا پہلا حرف مفتوح یا مکسور ہو مکسور پڑہی جائے مثلاً بہسازد و بنمود اور جس کلمہ کا پہلا حرف مضموم ہو مضموم مثلاً بکن مگر اہل زبان کے محاورہ مین ہر ایک حالت مین مکسور مگر بموجب رای صاحب **مؤید الاساتذہ** بائے زائد اسما اور حروف سے اول مین مفتوح اور افعال کے اوائل مین اکثر جگہہ مکسور اور کبہی مضموم آتی ہے مثلاً **فصیح ہروی مصرع** آن قطرہ ام کہ بحر بدور افگند مرا ٭ مثال بای مفتوح بر حرف **مصرع** بجز این نکتہ کہ حافظ ز تو خوشنود ست ٭ اور بائے مکسور کا افعال پر آنے مثلاً بگرفت و بمیرد و بمیرو و بساند وغیرہ **مصرع** وبنجبی بمیرد اندر غار ٭ اور عربی مین مکسور (کقولہ تعالیٰ) وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ

چوتہی بمعنی مصاحبت مثلاً بفلان رفتم یعنی ہمراہ فلان جامی - بیت

بعالم این ہمہ مصنوع ظاہر	بصانع چون نہ مشغول خاطر

یعنے با صانع چرا مشغول خاطر نہ ٭ **پانچوین بمعنی با وجود سعدی بیت**

ولیکن خداوند بالا و پست	بعصیان در رزق بر کس نبست

یعنے با وجود عصیان **چہٹے بمعنی مقدار - نظامی - مصرع** بخروار عنبر بانبہار مشک ٭ **ایضاً**

بجومی ستاند ز دہقان پیر	بمن مے فروستد بدیوان امیر

ساتوین بای اضافی کہ اضافت کے معنی دیوے سعدی مصرع

و در زر داری بزور محتاج نہ ٭

اٹہوین بمعنی پیش مثلاً لفظ بدور رین **شیدا مصرع** مرا کہ نیست بدور لبت ہوائی قدح

نوین بمعنی زیر - نظامی

چنین تا بمقدار ہفتاد مرد	بتیغ آمد از رہ میان در نبرد

یعنے زیر تیغ **مصرع** کہ ایاے خاطر در آید بسنگ ٭ یعنی زیر سنگ **دسوین بمعنی عوض - حافظ**

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت	ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

مصرع کہ علم و ادب میفروشد بنان ٭ **دیگر - بیت**

نہ پرہیزگار و نہ دانشورند	ہمین بس کہ دنیا بدین میخرند

یعنے بعوض دو گندم و بعوض نان و بعوض دین ٭

گیارہوین بای انحصار بمعنی تمام نظامی - ع جو بجو محنت من زان بخ گندم گرون ست ٭ یعنی تمام محنت میری اور جو بجو بجائے لفظ تمام کے ہے ٭

بارہوین بای اتصال - مثلاً دم بدم و ساعت بساعت رنگ بر گاب **جامی مصرع** فزاید حرص او ساعت بساعت ٭

تیرہوین بای تشبیہ و مانند مثلاً مصرع بحسن صورت او در جہان نخواہد
سلیم - بیت

بصورت تو ہے کم تر آفرید خدا	ترا کشیدہ و دست از قلم کشیدہ خط

یعنے مانند حسن و مثل صورت فیضی - شعر

لطفش بہ بہار شادمانی	قہرش بسموم ہمہ کانی

یعنی مثل بہار و سموم چودہوین بمعنی لائق صائب - بیت

صائب کنون کہ درد بدرمان نماندہ است	آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر نسپریم

یعنے لائق درمان ❊

پندرہوین بمعنی آغاز کہ صدر کلام مین آئے اور اپنے معنون سے آغاز کے معنی بہی پیدا کرے زلالی - بیت

بنام آن کہ محمودش ایاز است	غمش بتخانۂ ناز و نیاز است

چونکہ یہہ با کلمہ محذوف ابتدا میکنم (کہ اُسکا متعلق ہے) کے بعد آغاز کلام مین آتی ہے اس سبب سے اُس کو بای ابتدائیہ اور بای آغاز بہی کہتے ہین سعدی - بیت

بنام جہاندار جان آفرین	حکیم سخن بر زبان آفرین

غنیمت - بیت

بنام شاہد نازک خیالان	عزیز خاطر آشفتہ حالان

جامی - بیت

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست	ثنایش جوہر تیغ زبانہاست

سولہوین قسمیہ شدید امصرع بجان بادہ کہ جان میدہم برای قدحی

یعنے قسم جان بادہ سعدی - بیت

اگر چو بیتے پسند آیدت از ہزار	بمردی کہ دست از تعنت بدار

یعنی قسم مردی - فوقانی - بیت

بشوق او کہ خیالش بخواب اگر یابم	غبار پاش نشانم بچشم بیدار

یعنے قسم شوق لطیفی - بیت

تو در فریب جہانی بشیوۂ خوبی	بمہر چیدن یوسف ببوسے یعقوبی

دیگر

زبردان تو بے اختیار میترسم	بمرتضے کہ ازین ذو الفقار میترسم

یعنے قسم مرتضے

سترہوین بای طفیل و توسل مثلاً شیخ ابو سعید ابو الخیر لطفہ

یارب برسالت رسول الثقلین عصیان مرا و حصہ کن دو عرصات	یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

اٹہارہوین بمعنی قرب و نزدیکی - جامی - بیت

کمر بستہ بہ یعقوبش فرستاد	وزان پس درمیان آواز در داد

ابو سعید ابو الخیر - بیت

آنکس کہ من از فراق او غمگینم	او در ایمن و مرا با او بار رسان

مصرع طبع بر و شوخے بصا جدے ❊

دیگر - کہ فردا بدا و ربود خسروی ❊ یعنی نزدیک یعقوب قریب من نزدیک صاحبدل و داور

انیسوین بمعنی موافق - حافظ - بیت

ساقی بنور باده برافروز جام ما ‖ مطرب بگو که کار جهان شد بکام ما

مصرع عیش مباش چو کار ی بمدعای تو نیست ۔ یعنی موافق کام ما و موافق مدعای تو۔

بیسوین بای استعانت شعر

بریده باد زبانے کسے که دست مرا ‖ ز دامن تو به تیغ زبان جدا کرده

یعنے بامداد تیغ مصرع بچوگان خدمت توان بردگوے مصرع بلشکر توان کرد این کارزار ۔ مصرع تازه میساز بناخن باز داغ خویش را ۔ یعنے بامداد ناخن

اکیسوین بمعنی سبب ۔ مرزا شاه پور ۔ مصرع بوفای دو سه روزه مرو از ره شه پور یعنی بسبب وفای دو سه روزه خود

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست ‖ تو نیز بر لب بام آ که خوش تماشائیست

بائیسوین بمعنی حرف را مثلاً ۔ جناب کمالات انتساب لازال سرور بیت

بهر ذره رسید از پرتو نور رخش جلوه ‖ چو شد بر اوج نیکو اختری آن مهربان پیدا

یعنے هر یک ذره را **نظامی ۔ بیت**

اگر پایے پیل است و گر پر مور ‖ بهر یک توع ادهی خفیفی و زور

یعنے هر یک را **جامی ۔ بیت**

فرستادی بمارو شن کتابے ‖ بامرو نهی ز مودی خطابے

یعنے ما را مصرع بدار اندازد آنچه دادی نخست ۔ یعنے دار ارا

تیئسوین بمعنی طرف مثلاً مصرع بدیده باز نگردد نگاه از دیوار ۔ یعنے طرف دیده مصرع آرزو بکوے او دهم طفل اشک را رخصت مصرع بملک عجم رغبت شاه خواست یعنے طرف کوے او و طرف ملک عجم **ملا فوقی یزدی ۔ بیت**

سپیروم زین ملک آخر و بعشرت خیز نهد ‖ کاندرین اقلیم داد عیش بے بے میکنند

یعنے طرف عشرت خیز نهد ۔ **چوبیسوین بمعنی مطابقت و تقابل بیت**

با بداری لعلت یکے نخواهد بود ‖ اگر هزار عقیق از زمین شود پیدا

پچیسوین بمعنی برائے ۔ شعر

بطواف کعبه رفتم بحرم رهم ندادند ‖ تو برون در چه کردی که درون خانه آئی

سعدی ۔ بیت

نه بلبل بر گلش تسبیح خوان است ‖ که هر خاری بتسبیحش زبان است

یعنے برائے طواف کعبه و برائے تسبیح مصرع بدیدار مردان شدن عیب نیست ۔ یعنے برائے دیدار

چهبیسوین بمعنی از ۔ نظامی ۔ بیت

سر گز تو گردد بلندی گرائے ‖ با فگندن کس نیفتد ز پائے

شاعری ۔ بیت

جمال دوست بدیدن نمیشود آخر ‖ گل بهشت بچیدن نمیشود آخر

یعنے از دیدن و از چیدن **شعر**

نمی بویا کند گلهاے تصویر نهالین را ‖ بپا بیدار سازد خفتگان نقش قالین را

فوقانی ۔ مطلع

بذوق نعت پیغمبر زبان طب اللسان دارم ‖ بذوق وا لی محشر بیان عذب البیان دارم

یعنے از شوق و ذوق **ستائیسوین بمعنی مع سلطان ئی مشهدی بیت**

بدپرشکنش دل بصد فغان افتد ‖ چو کودکے که ز بالاے نردبان افتد

یعنی مع صد فغان و بخیر و عافیت رسیدم یعنے مع خیر و عافیت

اٹھائیسوین بمعنی بر - مثلاً - قبلۂ صوری کہ معنوی مولانا سرور - بیت

بسروران جہان یافت سروری ~~ ہر آنکہ بر در دولت برہنہ پا آمد

یعنے بر سروران مظہر - بیت

آن شمع رہگذر بغبارم فتادہ است ~~ پروانہ چون سمن بمزارم فتادہ است

مصرع مشت آبے بروے غفلت زن عبدالواسع - بیت

بعارضش نہ زگرمی گلاب می پاشم ~~ بروی فتنۂ خوابیدہ آب می پاشم

یعنے بر عارض و بر غبارم و بر مزارم و برروئے غفلت ملا فوقی یزدی - بیت

چون ورتسد بسند شیرین سخنے ~~ کہ کو ز نطق من بہای شکر دہد

یعنے بر سند ایضاً - شعر

زر اگر داری بدو ورتس بہا لاسے ہمہ ~~ ورنہ چندین غز و کوزت چیست ای ایلیا

ورتسد - ورتس مصدر ورتسیدن سے ہین یعنے حرف اول واو دوم رای مہملہ

سوم تاے مثنات چہارم سین - بمعنی نشستن ؞

انتیسوین بمعنی در - مثلاً - مولانا سرور - شعر

بوقت بیکسی جستیم بسے اندر جہان سرور ~~ نشد غیر از محمد کس رفیق بیکسان ما

یعنے در وقت بیکسی ملا فوقی یزدی - شعر

گر از ترس رقیبم بہ تنہان عجب نیست ~~ کہ نازش بکف بار شمشیر دا

یعنے درکف آصفی - بیت

بکعبہ رفتم و شوق درت فزود انجا ~~ بگریہ آمدم و جاے گریہ بود آنجا

قاسم مصرع براست رو باش بہر کیش کہ باشی چون تیر ؞ یعنے بہرکیش مذ

دشنام بمن دادی شکر بدہان تو ؞ یعنے در دہان تو فوقانی مؤلف رسالہ ہذا بیت

مسلمانان بمحراب مساجد سر فرو آرند ~~ ولیکن سجدہ گاہ ہم ابروی خمدار یاستے

یعنے در محراب مساجد ؞

تیسوین بای کلمہ مثلاً کتاب کباب عتاب خطاب شراب گلاب باب وغیرہ -

اکتیسوین بای مفسرہ - کہ اس سے مضمون کی تفسیر لفظ درا و بر سے کیجائے

اور تفسیر سے مضمون سے اسکا کچھ تعلق نہو نظامی - بیت

باتش بران شوشۂ مشک سنج ~~ چو مار سیہ بر سر کان گنج

یعنے بر آتش آن شوشۂ مشک سنج یعنے زلکال چنان است کہ مار سیہ بر سر کان گنج

کہ سرخ مانند آتش باشد نشستہ است مگر تحقیق یہ ہے کہ قدما بای صلہ کے لانے سے بعد اس

کے مضمون کی تخصیص کے واسطے حروف مفسرہ کہ در و بر ہین ایک کو لے آتے ہین

مثلاً مصرع بدریا در منافع بیشمار است ؞

بتیسوین بمعنی رُخ و سمت - مصرع بگردن فند دشمنِ تندخو -

اس حرف کی مع الف بھی چند قسمین ہین ؞

اوّل بمعنی مع مثلاً اسپے بازین مکلل خریدم - یعنے مع زین مکلل و فیلے با ہودج

مرصع فروخت نمودم یعنے مع ہودج - حفظ - شعر

دمبدم بانالہ ہمدم با فغانم ہمنفس ~~ آہ یا بیچارہ دل یار ہوادارست و بس

دوسرے بمعنی باوجود مثلاً باآنکہ او را بسیار فہمانیدم مگر نفہمید تبریزی شعر

باآنکہ سراپاے مرا تیغ بلب کرد ~~ ہرگز نتوانم ز تو یک بوسہ طلب کرد

تیسرے براے عطف - بیت

خدق ہست میان آنکہ یارش در بر … با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

مثال نظیر پادشا ہے با غلام عجمی در کشتی نشستہ بود یعنے بادشاہ و غلام۔

چوتھے برائے معاوضہ مصرع۔ فرہاد کوہ غم را با جان نمے ورد شد

یعنے بعوض جان۔

پانچوین برائے تقابل۔ شعر

با روے تو آفتاب دیدم … خوب ہست ولیکن آن ندارد

چھٹے بمعنی حرف را۔ شعر

سنجاب دہ زمیغ باکوہ … گر سردی وی ببیند اندوہ

یعنے کوہ را

ساتوین بمعنی طرف و جانب۔ جامی۔ بیت

بہ روازوے پیامے چند با او … زلیخا را وصد پیوند با او

آٹھوین بمعنی از۔ محمد قلی سلیم۔ مصرع حسن با مہر و وفا بیگانہ ہست

یعنے از مہر و وفا۔

نوین برائے استعانت۔ عرفی۔ بیت

با صیقل ضمیر تو چون عکس آئنہ … مرئی شود ز ظل بدن صورت حواس

باے فارسی

یہ حرف فارسی زبان سے تعلق رکھتا ہے عربی مین نہین ہے اور باے عربی سے بدلتا ہے۔ مثلاً تب و تپ اور میم سے مثلاً سپاروک و سماروک یعنے کبوتر

حکیم قطران۔ بیت

سپاروک ارچہ اوج چرخ گیرد … کجا گردد ہا از مخلب باز

اور واو سے مثلاً پام و وام اور لام سے مثلاً سراندیپ و سراندیل ہند مین ایک پہاڑ ہے اور آدم علیہ السلام کا مدفن ہے اور کاف تازی سے مثلاً پیچ و کیچ +

عمارہ۔ بیت

ہموارہ پر از پیچ ہست آن چشم فراکن … گوئی کہ دو بوم آنجا دو خانہ گرفت است

اور فارسی مثلاً سپند و سفند و سپید و سفید اور غین سے مثلاً پرینر و غرنیرن یعنے غربال اور جیم تازی سے مثلاً پالیز و جالیز یعنے کشت زار **شمس فخری** بیت

ز خصمش ار نشود ملک پاک نیست عجب … کہ نیست از سر خرچارہ بجز جالیز

تاے مثناۃ فوقانیہ

لغت مین خمیر سر جوش و خاک نرم اور ناقہ اس کو تار و شت اور بتار ورازبہی کہتے ہین عدد اس سے چارسو ہین اور الف سے بغیر اس کی چودہ قسمین ہین +

اول تاے ابدال۔ کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً غارت و غارج ولت و لج یعنے لکد **شمس فخری**۔ بیت

گر کینہ کشد راے وی از انجم افلاک … برہم شکند طارم افلاک بیک لج

منجیک۔ بیت

یک روز بگرما بہ فرو آب ہمے ریخت … مر وے بزد وشش لج بغلط برو و بلیز

اور جیم فارسی سے مثلاً تس و چس یعنے باد اسفل کہ بے صدا ہوا اور دال مہملہ سے مثلاً تود و توت **زرتشت**۔ بیت

کرمے کہ از تود واز ترگ تود … ز حلوا و ابریشم آور د سود

دوسداس و دستاس بمعنے آسیا **عطار - بیت**

چو او نہ حجرہ را میکند و سد اس	از دونہ آسیا ئے چرخ برہ اس

وزرتشت وزردشت اور سین مہملہ سے مثلاً تیسز و سیز بروزن پیر بمعنے تند اور کاف سے مثلاً چاشت و چاشناب کہ اول روز کو کہتے ہین اور مجازاً وہ طعام کہ اول روز کہائین اور چاشکدان وہ طرف کہ جس مین طعام چاشت رکہا جائے **جمال الدین عبد الرزاق - بیت**

ای چاشکدانت چرخ ازرق	وی شادروانت چرخ اطلس

شادروان فرش و سائبان کو کہتے ہین اور تعریب کی حالت مین ثا و مثلہ سے

دوسری تا قسم کہ عربی مین سوای لفظ اللہ کے نہین آتے مثلاً تاللہ بمعنی قسم خدا

تیسری تا نقل کہ نقل کلمہ کے لیے معنے وصفی سے بمعنی اسم ہو جائے مثلاً تا ے کافیۃ و خلیفۃ کہ اصل مین کافی بمعنے کفایت کنندہ اور خلیفہ بمعنے پس آیندہ تہا معنی وصفی سے جدا ہو کر اسم ہوگئی اور معنی وصفی بہی اُس مین ملحوظ رہتے ہین یہہ تا عربی زبان سے مختص ہے۔

چوتہی تا عوض یہہ بہی عربی مین ہے مثلاً وعدۃ کہ اصل وعد تہا ٭

پانچوین تا مبالغہ کہ عربی مین آتی ہے مثلاً علامۃ و فہامۃ ٭

چہٹی تا کلمہ مثلاً حشمت شوکت صولت رفعت وغیرہ ٭

ساتوین تا خطابی کہ دو قسم پر ہے اوّل تا ے مضاف الیہ دوسری تا ے مفعول تا ے مضاف الیہ لفظ کے آخر مین تو کے معنے پیدا کرتی ہے مثلاً روبت خوب است و غلامت نیک **کمال اصفہانی - بیت**

رویت دریا ے حسن و لعلت مرجان	زلفت عنبر صدف دہن درد ندان

فوقی یزدی - بیت

کارم ز دلِ مرا چہ شود گر برآورد	شیرین لبت کہ لم زدہ بر شکّاہی باج

یعنے روے تو و لعل تو لب تو و زلف تو **خسرو ہندی - بیت**

واریم آرزو کہ حکایت کنیم بات	لالہ غلام روے تو صد برگ زیر پات

یعنے پا تو و زیر پاے تو - اور کبہی خود مضاف الیہ **سلمان ساوجی - مصرع**

ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز **شعر**

ماہ در قبہ بہجر تو نماندست مرا	سوی یکدم خدا را کہ چہ حالست ترا

اور کبہی مضاف نہین ہوتی مثلاً **شعر**

نہ تو تنگدست چشمی من از غطارہ مفلس	ستم است برنگاہم نظرہ را نقاب گردان

مگر جب الف کے اوّل نہو اور کلمہ کے اول ہو تو مضموم مثلاً ترا و تست و تواو را گر الف کے اوّل ہو تو مفتوح مثلاً تان بمعنے شما **حافظ - بیت**

عمرتان باد و مراد ای ساقیان بزم جم	گرچہ جام ما نشد پر مے بدوران شما

دوسری تا خطابی مفعول کہ اسما و افعال کے آخر مین ترا کے معنے

حافظ شعر

بگویمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن	سہ ماہ مے خور و نہ ماہ پارسا میباش

و شاہدت دہم و بینمت و دانیدم یعنے شاہد ترا دہم و بینم ترا و دانیدم ترا

چو روے نگیرد عدو داندت	برنجد بجان و برنجاندت

یعنے داند ترا و رنجاند ترا ٭

آٹھوین بمعنی خود مثلاً نظامی مصرع گفت با من فروش باغت را وایض
مصرع جسمت را پاک تر از جان کنی ۔ یعنے باغ و جسم خود مصرع گیرم کہ غمت
نیست غم ما ہم نیست ۔ جویا ۔ بیت

الٰہی رہ نما سوے جو داین مدہوش و غافل را | ز دردت جامہ زیب داغ چون طاؤس کن ما را

جامی ۔ بیت

پر است سرمہ سا کردہ جبینم | کشیدی سرمہ چشم راہ بینم

نوین زائد جسکو معنون مین دخل نہو مثلاً بالش و بالشت و وامش و فراشت
قدسی مصرع ز بالش کرد پاسخ را فراشت ۔ و دوستری او دسترست شعر

دست منکن چو دست و ستت نیست | کار و بہ خورد شان لپشت نیست

دسوین حذف کہ درستی وزن کے واسطے کلمات کے آخرمین حذف ہوجائے
فردوسی مصرع بیدہ ساقی پیالہ گاہ راش گاہ چپ ۔
گیارھوین تانیثی کہ تانیث کے واسطے اسماء عربی کے آخر مین آئے خواہ منصرف
ہون خواہ غیر منصرف اور وقف کی حالت مین ہا ہوجاوے مثلاً ضاربۃ و مضروبۃ
و روضۃ و دوحہ و طلحہ و معشوقہ نظیری نیشاپوری ۔ بیت

معشوقہ من قبلہ نما قبلہ نظر گشت | تا گشت نظر با رخ چون آئینہ برگشت

بارھوین مصدری کہ مصادر عربی کے آخرمین واقع ہو مثلاً رحمت و نعمت
تیرھوین وحدت کہ عربی مین آئے مثلاً تمرۃ و حمامۃ یعنے کبوتر یا قمری واحد
خواہی واحد ۔
چودھوین ہا زائد عربی مین آئے مثلاً تا سے تمرہن ۔

اور مع الف بھی اس حرف کی بیس قسمین ہین ۔
اوّل بمعنے مانند مثلاً بے ہمتا حکیم سنائی ۔ بیت

ابتداے سخن بنام خداست | آنکہ بے مثل و شبہ بیہمتاست

دوسری تا ربیان شعر

عمر گرانمایہ درین صرف شد | تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

شعر

و بیران نگر تا بروز سپید | قلم چون تر شند از شکست

تیسری تا تعلیق کہ دو امر وزن کے علاقہ کے واسطے آتی ہے شعر

تا کار جہان جملہ چنان نیست کہ خواہند | کار ہست جہان جملہ چنان باد کہ خواہی

چوتھی بمعنے ہماندم و ہما نوقت ۔ یعنے دو امرون کے شدت لزوم کے واسطے
آئے اور دوسرے امر کی سرعت ترتیب پہلے امر پر ہو مثلاً شعر تا موش از
سوراخ برآمد گربہ اش خورد مرزا صائب ۔ بیت

تا ترا از دور دیدم رفت عقل و ہوش من | میشود نزدیک منزل کاروان از ہم جدا

پانچوین براے غرض و ترتیب فائدہ شعر

چشم من کرد بہر گوشہ بدان سیل سرشک | تا سہی سرو ترا تازہ بآبے دارد

مصرع بیا تا بگردیم میدان خوش است
چھٹی تا د اختصار بیت

بفرسود تا کاروانان روم | سوے کید رفتند زان مرز و بوم

ساتوین ربط کے لیے یعنے بجاے کاف رابطہ

نظامی ع بفرمود تا داغ شان بر کشند

آٹھوین مفید تردد و مثال نثر آن روح افزا جانم بردہ است تا فلک باد چہ کند مصرع

تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ گردد

نوین - تعلیلی عرفی - بیت

تا بمژگان تو گردد آشنا
دیدہ را بر نوک مژگان میزنم

رباعی

یارب تو چنان کن کہ پریشان نشوم
محتاج برادران و خویشان نشوم
بے منتِ مخلوق مرا روزی دہ
تا از درِ تو بہ درِ ایشان نشوم

شعر

زمن صورت نہ بندد معنی آزار خاطرہا
بیاد کس نیایم تا نگردم بار خاطرہا

دسوین تار دوامیہ **شعر**

تا بقا در جہان بود ممکن
ذات پاکت ہمیشہ باقی باد

گیارہوین تار نفی اُس فعل کے اول ہین کہ وہ فعل دوسرے فعل کی شرط ہو اور پہلے فعل کی نفی ظاہر کرے مثال نثر تا من از گلشن جان سعادت سازم شما بجائے نخواہید رفت یعنے تا من از گلشن جان سعادت نسازم -

بارہوین تار انتہا کہ دو قسم پر ہے (اول) زمانی **شرف الدین بخاری**

صلوات خدا بر دے باد
تا پرد زنجا پیاسے باد

ثانی مکانی جامی زشرق تا بمغرب طشتے از زر -

تیرہوین ابتدائیہ **غنی شعر**

تا دیدہ ایم صبح بناگوش یار را
از چشم من چو چشم گہر خواب رفتہ است

امیر خسرو

تا چشم تو زہ کرد کمانے بکمینے
یک صید نیاسود زنا سے بزمینے

چودہوین یعنی ہرگاہ **عرفی - بیت**

تا تیغ بکف یابی بر نفس دو دستی زن
تا سنگ بکف آید بر شیشہ ہستی زن

یعنے ہرگاہ تیغ بکف یابی *

صاحب تشریح الحروف اسکو بمعنے شرط لکھتا ہے *

پندرہوین برائے تنبیہ **بیت**

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور
روز درماندگی بسیم دغل

سولہوین بمعنے ہرگز و زنہار **بیت**

زصاحب غرض تا سخن نشنوی
کہ گر کار بندی پشیمان شوی

یعنے ہرگز سخن نشنوی **مصرع** تا درستی ہنر نپنداری **ع** تا نپنداری کہ تنہا میروی *

سترہوین مخفف تار کہ ساز پر باندھتے ہین **خاقانی - بیت**

آن ہشت تا بربط نگر جانرا بہشتے ہشت در
ہر تار از وطرب شجر صد میوہ ہر تار ریختہ

کہ یہ چارون تار تار کے مخفف ہین *

اٹھارہوین بمعنے تختہ کاغذ - مثلاً - مولوی معنوی **بیت**

گر بگویم شرح این بیحد شود
مثنوی ہفتاد تا کاغذ بود

انیسوین تار بمعنے تہ جامہ

بیسوین بمعنے عدد مثلاً دو تا یکتا **سیفی - بیت**

یک تن ملک اوست شش طرف را
یکتا گہر اوست نہ صدف را

ثار مثلثہ

لغت مین چشم زخم اور خاک نرم - حساب ابجد مین اسکے پانسو عدد ہین اور فارسی مین نہین عربی سے مخصوص ہے - کیومرث اصل مین کاف فارسی اور تار مثناۃ فوقانیہ سے ہے ؎

جیم تازی

لغت مین شتر پر شہوت و فربہ عدد اسکے تین ہین تین ہی قسمین

اوّل جیم ابدال کہ تار فوقانی سے بدلے مثلاً تاراج وتارات **خاقانی - شعر**

برفرق فرازش از کرامات
تا تارہمے رود بتارات

اور زار تازی سے مثلاً رجہ ورزہ اور زار فارسی سے مثلاً گجدم وکژدم اور سین مہملہ سے مثلاً ریباج وریباس ایک نہایت نازک بوٹا چھوٹا سا ہوتا ہے اور اُس کا مزہ ترش مائل بشیرینی بہت لوگ اُس کو کھاتے ہین اور کاف فارسی سے مثلاً آہنج و آہنگ اور یای تحتانی سے مثلاً جوغ ویوغ وہ لکڑی کہ بیل وغیرہ کی گردن پر رکھتے ہین اور زائد مثلاً زاغ وزاغج **قطعہ**

بسان این دل سرگشتہ دمبدم دولاب
زدست چرخ جفاجوے مینزند غنج
ولانبال کہ رفتند بلبلان چمن
وطن گرفتہ بگلزار عکہ و زاغج

عکہ فتح اوّل اور تشدید کاف سے کلاغ کی ایک قسم ہے کہ اسکو عقعق بہی کہتے ہین ؎

دوسری جیم نسبت مثلاً ایج وتوسج کہ ایرج وتور فریدون کے بیٹون کے نام ہین -

تیسری جیم کلمہ مثلاً عاج دراج محتاج تاج باج وغیرہ -

جیم فارسی

یہ حرف عربی زبان مین نہین ہے فارسی مین اسکی پچیس قسمین ہین ؎

اوّل جیم ابدال کہ زار تازی سے بدلے مثلاً کاچ وکاز بمعنے درخت صنوبر

ارزقی - بیت

یکی چادری جو ہے پہن ودراز
بیاویزان را ببالاے کاز

عبد الواسع ہانسوی نے اپنے رسالہ مین تحریر کیا ہے کہ زار فارسی سے بدلتا ہے اور کاچ وکاز کی مثال لکھکر یہی ارزقی کا شعر لکھا ہے ظاہر ہے کہ دراز کا قافیہ کاز ہے نہ کاژ اور شین سے مثلاً ہیچ وہیش **شیخ زندہ فیل - قطعہ**

ہر کہ آمد ہر کہ آید ہیچ بود
این جہان محنت سرای بیش نیست
احمد جامی ترا پندے دہد
آخرت را باش دنیا ہیچ نیست

ونجچہ ونخشہ **فخر الزمان بدر چاچی - بیت**

سہ بکمند آورد سنبل زلفش پدید
الخچہ پدید آورد آتش او دمیدم

زمردی - بیت

آتش عشق را زبس سوز است
آہ شعلہ است غم بود نخشہ

اور یار تحتانی سے مثلاً مورچانہ وموریانہ اور زائد مثلاً نائی ونایچ **فرد**

ہزار نالہ زدم بے گل رخت در باغ
بدرد دل کہ شنیدم فغانے از نایچ

ونم ونیچ **شمس فخری - بیت**

بدان رسید ایادی شیخ بو اسحق
کہ چشم ابر بود دائم از خجالت نیچ

عنصری - بیت

سنگ بے نخ و آب بے زائش — بہتر از جاہلے بے آرائش

اور تعریب کی حالت میں صاد ہوتے مثلاً چندل و صندل و چین صین کقولہ علیہ السلام

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ

دوسرے بمعنی چرا - بیت الاہمہ برحمۃ

پنہاں بے رخ چون دیدہ را محو تماشا کردہ — ور خوش بود دستور نیست مارا چہ رسوا کردہ

تیسرے بمعنی کدام مثلاً - نثر - چہ کسی و از کجا آئی یعنے کدام کسی مگر اس سے حقارت بھی پائی جاتی ہے ۔

چوتھے بمعنی نفی و انکار - مثلاً - نثر - ازین سودا چہ سود یعنے ہیچ نہ و زیادہ چہ مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں ۔

پانچوین زائد کہ اسما کے آخر میں آئے مثلاً باغ و باغچہ عمید لونکی - بیت

خیال سدرہ و طوبیٰ شدی کہ طینت تو — ز جوے باغچہ بزم خسروی ست نہال

وعلیٰ ہذا القیاس کف و کفچہ و لف و لفچہ و نم و نمچہ فردوسی بیت

فرو ہشتہ کفچہ و بر آوردہ لفچہ — ہمہ کفچہ لفچہ و ہمہ نفچہ کفچہ

چھٹے مخفف لفظ چیز مثلاً - نثر - ہر چہ دیر نپاید یعنے ہر چیز - بیت

زبدہ ہر چہ بود و ہر چہ بود — دولتے زین بزرگتر چہ بود

ساتوین بمعنی ہر چہ مثلاً انوری - بیت

چہ باشد میسر بُرودی فرست — کہ چون گربہ بر سفرہ استادہ ام

یعنے ہر چہ باشد ۔

آٹھوین تحقیر کے لیے مثلاً مصرع چہ باشد زبونے خراج آوری مصرع

من چہ باشم کہ بران خاطر عاطر گذرم ۔

نوین برائے تسویہ مثلاً بیت

چہ مرد آنکہ آید از رہزنان — چہ مردان لشکر چہ خیل زنان

دسوین تشبیہی مثلاً مصرع چو فرہاد آتش زسر میبرد ۔

گیارہوین برائے تعظیم - اگر مضموم ہو تو اسکے آخر میں واو معدولہ زیادہ کرتے ہیں اگر مکسور ہو تو ہائے ہوز انوری - بیت

مقدرے نہ بآلت بہ قدرت مطلق — کند بشکل بخاری چہ گنبد ازرق

یعنے گنبد ازرق کلان و عظیم الشان مثال مکسور - بیت

چہ آفتی تو ندانم کہ در جہان امروز — محبت تو دو کس باہم آشنا نگذاشت

حافظ - بیت

بفروغ چہرہ زلفت رہ دین زد ہمہ شب — چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد

بیت

آن دوستگان خواجہ دنیا کز اعتقاد — بے بندگیش دشمن خویشم چہ دشمنم

یعنے دشمن عظیم ہستم ۔

بارہوین جیم تعجب - بیت - شرف جہان

ز من ہمیشہ کنی راز خویش را پنہان — چہ کردہ ام کہ بمن اعتماد نتوان کرد

تیرہوین برائے آرزو مثلاً حافظ - شعر

اگر خوشدل ز من آن خویش خرام ماہ وش بودے — چہ خوش بودی چہ خوش بودی چہ خوش بودی چہ خوش بودے

چودہوین برائے حیرت - بیت

چہ تدبیر سازم چہ چارہ کنم | کہ از غم بفرسود جان و تنم

پندرہوین حسرت کیواسطے کہ استفہامیہ ہے مثلاً **حسین مخلص - بیت**

چہ شد آن وفای عہدی کہ تو وعدہا نمودی | بتو من چہ گفتہ بودم تو بمن چہ گفتہ بودی

بیت

دریغا ای فلک با من چہ کردی | رسانذی آفتابم را بزردی

سولھوین استفہامیہ مثلاً چہ میکنی **سعدی - بیت**

چہ کردی کہ درّندہ رام تو شد | نگین سخاوت بنام تو شد

جامی - بیت

اگر شاہی ترا آخر چہ نام است | وگر ماہی ترا منزل کدام است

سترہوین براے استفہام نفی - مثلاً فلان چہ میداند و چہ چیز است یعنے ہیچ نمیداند و ہیچ چیز نیست ٭

اٹھارہوین براے علت مع ہاے مختفی مثلاً - نثر - لب از لب صنم بر داشتم چہ ہیم کشتن بود ٭ فلان گرز نتوانست برداشت چہ ضعیف بود —

انیسوین جیم کلمہ مثلاً چنگ چنگل چشم چرم چنغ وغیرہ —

بیسوین کثرت کیواسطے مثلاً **سعدی - بیت**

چہ شبہا نشستم درین دیر گم | کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

اکیسوین تصغیر کے لیے مثلاً چاہچہ ماہچہ کافچہ طاقچہ و سراچہ و باغچہ مثلاً **حافظ**

پژمردہ شود باغچہ سینہ ریشم | آن چاہ ذقن گر ننماید مدد آب

محمد عثمان قیس نے اپنے رسالہ گلبن اکبر مین اس جیم کو زائد لکھتا ہے اور صاحب

غیاث اللغات و تشریح الحروف جیم تصغیر

بائیسوین جیم تفصیل مثلاً - **بیت**

جہان یکسر چہ ارواح و چہ اجسام | بود شخصے معین عالمش نام

تیئیسوین جیم مساوات بمعنے برابری **سعدی - بیت**

چو آہنگ رفتن کند جان پاک | چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک

یعنے خاک و تخت پر مرنا برابر ہے **حافظ**

ہمہ کس طالب یارند چہ ہشیار چہ مست | ہمہ جا خانۂ عشقست چہ مسجد چہ کنشت

چوبیسوین براے نہی یعنے کسی چیز سے باز رکھنے کے لیے مثلاً چہ غوغا میکنی یعنے غوغا مکن **سعدی - بیت**

چہ می خسپی ای فتنۂ روزگار | بیا و مے لعل و نوشین بیار

پچیسوین جیم مبالغہ مثلاً فلان چہ خوش مینویسد یعنے بسیار خوش **جامی بیت**

چہ خوش وقتے و خرم روزگارے | کہ یارے برخورد از وصل یارے

اور جب یہ حرف (یعنے چہ) ادات تشبیہ و شرط کے واسطے آئے مضموم ہوتا ہے اور ہاے مختفی اسکے آخر سے گرا کر واو معدولہ ملحق کرتے ہین مثلاً چو اور جب نون غنہ اسکے آخر مین لاوین تو واو معدولہ معروف ہوکر چون ہو جاتا ہے اور ادات تشبیہ کیواسطے استعمال کرتے ہین اور نیز اس واو کو کبھی حذف کرکے آن و این کا لفظ اسکے آخر مین لگا دیتے ہین اور جیم کی حرکت کہ ضمہ ہے بحال رہے مثلاً چون سے چنان و چنین اکثر اہل فارس ان الفاظ کے اول مین کہ چو و چون و چنان و چنین ہین لفظ ہم فصاحت کلام کے لیے لاتے ہین مثلاً ہمچو ہمچون ہمچنان ہمچنین اور چنانکے

آخر مین بھی چہ کا لفظ زیادہ ہوکر تقلیل کے واسطے کام آتا ہے مثلاً چنانچہ اور جب بغیر تعین اور تعداد کے واسطے ابتدا مین آئے تو نون ساکن اور دال موقوف اُسکے آخر مین زیادہ ہوتی ہے مثلاً چند اور بغیر چند کے آخر مین لفظ آن واین زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً چندان وچندین اور تمامیت لفظ کے لیے ہر اسکے اول مین بڑھا دیا کرتے ہین مثلاً ہرچہ اور جب را ی علت اسکے آخر مین آئے اسے مختفی حذف ہوکر جیم فارسی مفتوح ہو جاتا ہے مثلاً چرا ملا فوقی یزدی - بیت

توان تا کرد مقصودے بہ سوراخ	چرا باید زدن ہر لحظہ صد آخ

اور جب چہ کو است سے اول مین کہ فعل کے واسطے آتا ہے لاوین ہاے مختفی کو حذف کرکے است کے الف کو یاے معروف سے بدل دیتے ہین اورچہ است سے چیست ہو جاتا ہے

حاء حطی

لغت مین زن بسیط القامت و زبان دراز ورکیک وہ عورت کہ خاوند پر غالب ہو اور آخر مین ہمزہ کے لاحق کرنے سے وہ کلمہ کہ اونٹ کے چلانے کے وقت کہتے ہین عدد اسکے آٹھ ہین اور فارسی مین نہین عربی سے مخصوص ہے جیسے حال وغیرہ اصل مین ہاء ہوز سے ہین مثلاً مولوی روم - بیت

شاد باش ای مقبل فرخندہ حال	کوے معنے راہی بر سوی حال

خاء معجمہ

لغت مین اُس جگہ کو کہتے ہین کہ جہان کثیف پانی حمام و مطبخ وغیرہ کا جائے فرہنگ ہفت قلزم مین بمعنی موی مقعد و موی کثیف اسکے چھ عدد ہین اور چار قسمین

اول خاء ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً اسپانج و اسپاخ بمعنے ترہ

اور غین سے مثلاً تاخ و تاغ بمعنے درخت **کمال اسمٰعیل - بیت**

دارم اسپے چو استخوان در پوست	ہست چون درجوال ہیزم تاغ

اقرانی - بیت

آب است جود او و دل خلق چون خوید	خشمش چو آتش است و تر و خشک خصم تاغ

اور ہاے ہوز سے مثلاً خجیر و ہجیر بروزن ضمیر ایک مشہور پہلوان کا نام ہے فردوسی

ہجیر دلاور میان را ببست	بر آن بارہ تیز تگ بر نشست
بشاہ جہان گفت زرتشت پیر	کہ در دین ما این نباشد ہجیر

وختو و وہتو و بمعنے مقر و معترف اور قاف سے مثلاً خچاخ وچقاق اور شین سے مثلاً افراختن و افراشتن اور کاف سے مثلاً خمند و کمند و خمان و کمان اور مضارع مین زا سے مثلاً دوختن سے دوزد اور سین سے کہ شناختن سے شناسد اور شین سے مثلاً فروختن سے فروشد

دوسرے خاء فاعل - مثلاً شکرخا ٭

تیسرے خاء مفعول - مثلاً دندان خاء ٭

چوتھے خاء کلمہ - مثلاً خاک خال خاد خواب وغیرہ ٭

دال مہملہ

لغت مین زن فربہ و آہستہ رفتار (برہان قاطع مین) بمعنے عقاب تشدید لام سے دلالت کرنے والا اور رستہ دکھلانے والا اصطلاح اہل تقویم مین علامت برج اسد وستارہ عطارد اسکے چار عدد ہین اور دو قسم پر منقسم ہے ٭

اول دال ابدال کہ تاء مثناۃ فوقانیہ سے بدل جاوے مثلاً خاد و خات بمعنے غلیوا

وشواد وشوات بمعنے ہوا و باد شعر

خاد شِشاہ و بادہ شِشش مہ ز — درحق او چنین وزید شواد

خسرو - اشعار

ای دوستان کہ آگہ زان فتنہ منیت — من گم شدم بریدہ بران راہم انگنیت

نامہ کنید سوی وی و تا بدو رسم — خاکسترم کنید و بران خط پراگنیت

بر خاک من رسید پس از مرگ و ہر گیاہ — کان رانہ بوی او دہد از بیخ برکنیت

ای منکران عشق سیہے دیدنش روید — دانم کہ زاہدید اگر توبہ بشکنیت

اس غزل مین اول سے آخر تک حضرت خسرو نے دال کو تا رمثناۃ سے بدل دیا ہے اور دراج و تراج ضم اول سے مشہور جانور اور ذال سے مثلاً آذر و آذر بمعنے آتش اور حالت تعریب مین دال سے مثلاً اوستاد و اوستاذ اور ہا و تا ری سے مثلاً دالان و بالان کہ گھر کی دہلیز کو کہتے ہین اور جیم تازی سے مثلاً گرہ و گرج ضم اول سے نام ولایت معروف گرجستان اور زار معجمہ سے مثلاً سنج مرد و سنج مرز ہندی مین اوسکو لال جولائی کہتے ہین اور شین سے مثلاً کود ابے کو شابام آتش ہم اور کاف فارسی سے مثلاً کلند و کلنگ نام دست افزار نقابان و سنگ تراشان مثلاً ناصر خسرو

ای شدہ عمرت بباد از بہر آنکہ — بر امید سوزنت گم شد کلنگ

مولوی روم - بیت

اگر بدیدہ من غیر آن خیال آمد — بکند باد مرا ہر دو دیدگان بکلند

اور لام سے مثلاً وخ و لخ فتح اول سے بمعنی زمین بے گیاہ اور رہود و ہول آئے ہوئیا اور واو معروف سے رابست و وصت و واسے وہ سے بمعنے ردہ و دیوار اور

لامی لاو کا بہی مبدل ہو سکتا ہے مثلاً فرخی - بیت

بتان شکستہ و بتخانہ ہا فگندہ زبانی — حصارہای قوی برگشادہ لاد از لا

نظامی - بیت

آنچہ بدو خانہ نو آئین بود — خشت نخستین وی ای خشت نخستین بو

شیدای طوس - بیت

فرستاد و آن ہول گفتار دید — نشست منوچہر بالا رو ید

اور نون سے مثلاً گزیدہ و گزنیہ بمعنے چیدہ و نمونہ و نمودہ مثلاً مجید الدین بیلقانی

در دست برد نظم ز دوران گزیدہ ام — گردون بصد قران [illegible] گزنیدہ ام

اور واو سے مثلاً بیدہ و بیوہ یای مجہول سے کیڑا جو پشمینہ کو کہا جاوے مثلاً شیخ آذری

چو عنکبوت فلک رشتہ ہای آتش رنگ — بیافت و زلف آن بر کلیم تب زد بید

پور بہاری جامی - بیت

شہاب ای قلاوز تو دیو بہ — بہ پشم زنخدانت در بیو بہ

اور ہای ہوز سے مثلاً تبرزد و تبرزدہ بمعنی نبات اور یار تحتانی سے مثلاً آذر آبادگان و آذر آبایگان اور افعال کے آخر مین معنی حال کے واسطے مثلاً دہد و کند و دہد و غیرہ اور اکثر زائد مثلاً نارو و ندو نار دن و پیرہن و پیرہن وغیرہ اور قرب مخرج کے لحاظ سے تار مثناۃ و طاء مطیقہ سے ہم قافیہ ہوتی ہے مثلاً شعر

گشتم چنان ضعیف کہ در چشم عنکبوت — صد بار خانہ کرد مرا و ندید بود

دیگر

در دل بجا آراء [illegible] کار احتیاط — تا کی خیمہ بر تو ندارم احتیاط

بہنرلے کہ فرود آیم از ذوق وخت
زخون دیدہ جہان سر بسر بیا غازم

ابن یمین ۔ بیت

بسکہ گردون خوش آمد شربت گفتار من
در گلاب دیدہ ہر دم چون شکر آغازم

اور غین سے مثلاً کنار و کناغ بمعنے کنارہ دریا **حکیم اسدی ۔ بیت**

میان انگیز سے پہنا سے باغ
شنا ور شدہ بلغ از ہر کناغ

اور کاف فارسی سے مثلاً ریماز و گیماز یای معروف سے نفیس جگہ کو کہتے ہین
اور لام سے خواہ اول ہو خواہ آخر یا درمیان مثلاً روخ و لوخ ضم اول سے وہ گہاس
جسے بوریا بنتے ہین وارند و الوند نام پہاڑ و نیلوفر و نیلوفل **ابو شکور ۔ بیت**

آب انگور و آب نیلوفل
شد مرا از عبیر مشک بدل

و کا چار و کا چال بمعنے اسباب خانہ دریچار و ریچال **ناصر خسرو ۔ بیت**

کہ ہر یک چہ بازر و ریچار دارند
من از بینوائی بخود عاجزم

فخری ۔ بیت

ز ترک و تاز حوادث ببین خستن مارا
نہ خانہ ماندہ مایہ نہ رخت نے کا چال

و علی ہذا القیاس سو و سول کہ اونٹ اور گہوڑے اور گدہی سخے خاکستری رنگ
سیاہی مایل کو کہتے ہین **حکیم ثنائی ۔ بیت**

این یکی چیست آن دگر خر سول
وین سوم خضر آن چہارم غول

حکیم سوزنی ۔ بیت

بقاے عمر تو جاوید باد و رای ترا
مطیع رای سپہر حرون و توسن سور

اور نون سے مثلاً استوار و ستوان و زرتشت بہرام (**بیت**

اور اگر آخر کلمہ اول دال وا ول کلمہ ثانی تا رہو تو قرب مخرج کی رعایت سے دال مدغم
ہو جاتی ہے مثلاً تند و تر سے زودتر و بد تر سے بتر وغیرہ
دوسرے دال کلمہ مثلاً دل درد داغ دار وغیرہ

ذال معجمہ

لغت مین تاج و شہپر و آواز مرغ منتخب مین نم و جلدی چلنا اسکے سات سو عدد ہین دال
سے اسکو اس ضابطہ سے امتیاز کرتے ہین کہ **خواجہ نصیر ۔ رباعی**

آنا کہ بفارسی سخن میرانند
در معرض دال ذال را بنشانند
ماقبل وی ار ساکن جز وای بود
دال است وگرنہ ذال معجم خوانند

لیکن ان دونو مقامون مین معجمہ اور مہملہ پڑہنا بہی صحیح ہے بلکہ قدمای فرس کی راے مین
فصیح مثلاً **ملک الشعرا انوری** کہ بجاے معجمہ مہملہ ہے **رباعی**

دست تو بسخا چون ید بیضا بنمود
از جود تو بر جہان جہانے افزود
کس چون تو سخی نیست و نے خواہد بود
گو قافیہ ذال است زہے عالم جود

راء مہملہ

لغت مین کفچہ خر و اور وہ کرم جو کتون کے کانون مین چمٹی ہوئی ہوتی ہین اسکے
دو سو عدد ہین اور فارسی مین گیارہ قسمین ✦
اول راے ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً تیر و تیج یای معروف سے بمعنے
معروف اور شین سے مثلاً آغاردن و آغاشتن بمعنے سرشتن **حکیم نزاری ۔ بیت**

شہنشہی کہ چو برداشت روز کین خنجر
بخون خصم بیاغاشت خاک را یکسر

ایضاً

یکسر

پذیرفتیم و بر دین استوانیم	بجز پیغمبر پاکش نخوانیم

اور رواو سے مثلاً بر مر و بر مو بمعنی انتظار **نور الدین - مقدم**

بست آیهان رفتنم بر بوی وصل	نزد من بسیار از بر بوی وصل

مختاری - بیت

جان اعدا بر و بکلک چنانکه	نبود پیش مرگ بر مر تیغ

اور ہائے ہوز سے مثلاً ہوبیر و ہوبہ بمعنی شانہ آدم. لنبر و لنبہ بر وزن عنبر چنبر گول

اور مدور کو کہتے ہین **شعر**

چرا که خواجه بخیل و زنش جوانمرد است	زنش چگونه زن سیم ساعد و نبه

اور کلمہ کے آخر مین نسبت کے لیے مثلاً گہر بر وزن کمر شراب خانہ کو کہتے ہین اور رلہ

بمعنی شراب ہے اور زائد مثلاً ستنا و ستنار بمعنی ستاور

دوسرے معنی جانب مثلاً وطن را دل میکشد و خانہ را میروم یعنی بطرف خانہ

بیت

بیاد آید میان شوخ وطناز	وطن را شد کشان جب وطن باز

تیسری زائد مثلاً حافظ - بیت

کے شدی ہاروت در چاہ زنخدانش اسیر	تا نگفتی شمہ از حسن آن ہاروت را

یہ را زائد ہے **انوری - بیت**

ہر آن مثال کہ توقیع تو بر آن نبود	زمانہ طے نکند جز برائے ختنا را

خسرو - بیت

گرچہ تن من ز پے سوز راست	رحمت تو از پے این درد راست

چوتھے معنی بر مثلاً مصرع حرام است اہل معنی رشیدن نعمت خوانی - یعنے

بر اہل معنے

پانچوین معنی در مثلاً نثر شب را با یکے از دوستان اتفاق مبیت افتاد -

یعنے در شب مبیت فتح میم سے شب باشی کی جگہہ **بیت**

ز مہر شاہ کامد جہان اپدید	بدست تو داد آفرینش کلید

یعنے در جہان

چھٹی تخصیصی مثلاً منت مرخدای را

ساتوین برای سبب مثلاً **شعر**

قضا دامن و پیری از فار باب	گذشتیم در خاک مغرب بر آب

اٹھوین بدل اضافت مثلاً مصرع - سعدی کسان را نشد ناوک اندر حریر

یعنے ناوک آن کسان

نوین معنی برای مثلاً مصرع خدا را بر من بیدل ببخشای

یعنے برای خدا **بیت**

نمود جان بلب ہجر تو مارا	رسان خود را خدا را ای خود آرا

دسوین افادہ مفعول کے لئے مثلاً نثر بت را بوسہ دادم اور اسکی تین قسمین ہین

اول مفعول لہ کے واسطے مثلاً **بیت**

دل را بدل ہی ہست در بن گنبد سپہر	ز سوی کینہ کینہ و ز سوی مہر مہر

دوسرے مفعول فیہ کے واسطے مثلاً **نظامی - بیت**

چشم را سرمۂ غریب کشید	ناز را بر سر عتیب کشید

یعنے اُس مین فیہ کے معنے ملحوظ ہین +

تیسرے مفعول بہ کے واسطے اور وہ اِسطرح ہے کہ فعل اُسپر واقع ہو مثلاً

مصرع نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را +

گیارہوین راے کلمہ مثلاً یار عیار اغیار وغیرہ

بارہوین بمعنی از مثلاً مصرع گرچہ دور افتادہ ام کابل روان عشق را +

یعنے از روندگان عشق شعر۔ سعدی

قضا را چنان اتفاق اوفتاد	که بازم گذر در عراق اوفتاد

یعنے از قضا +

زای تازی

لغت مین زن بدخواہ اور مرد بسیار خوار حساب ابجد مین اسکے سات عدد ہین

اول زای ابدال کی جیم تازی سے بدلجاوے مثلاً بسازم و بساجم و بسوزم و بسوجم مثلاً بابا طاہر

	رباعی	
اگر آئی بجانت ... انواجم		وگر نائی بہجرانت بساجم
ہر آن دردی که داری بر دلم نہ		بسیرم یا بسوجم یا بساجم

وجازم وجاجم وآویز وآویج وپوزش وپوجش واوزداوج وروزدروج اور جیم فارسی سے مثلاً پزشک و پچشک طبیب کو کہتے ہین اور سین سے مثلاً انگز وانکس کجاک کو کہتے ہین یعنی وہ لکڑی کہ فیلبان ہاتھ مین رکھتے ہین اور یہہ لفظ غیاث اللغات مین کاف فارسی اور زاء فارسی سے لکھا ہے یعنے انگز ہے صاحب جواہر الحروف لکھتا ہے کہ انگز اصل مین آنکس ضم کاف عربی و سین مہملہ سے تہا جب کاف مضموم اور سین مہملہ کے اتصال سے لفظ قبیح پیدا ہوا کاف عربی کو کاف فارسی

سے اور سین مہملہ کو زاء معجمہ سے بدل دیا گیا اور بعض زاء عربی کو بھی زاء فارسی سے بدل دیتے ہین کما لا یخفے علے الطبع السلیم و ایاز و ایاس مثلاً فرید الدین عطار

گر تو مرد طالبی ای حق شناس	بندگی کردن بیاموز از ایاس

اور شین سے مثلاً زلوک و شلوک بمعنے جونک و زنجرف و شنجرف اور غین سے مثلاً گریز و گریغ مثلاً فردوسی۔ بیت

ندارد کس از حکم داور گریغ	اگرچہ گریزد بر مہر و میغ

اور فارسی مثلاً زغند و فغند بمعنے بر جستن اور کاف سے مثلاً زیدن و کیدن اور میم سے مثلاً دژبراز و دژبرام ضم اول سے بمعنے زشت و خشم آلود مثلاً فخر گرگانی بیت

نیارامید دیو دژبراش	ہمان آہستہ خوی خویش کامش

اور ہای ہوز سے مثلاً براز و براہ فتح بای تازی سے بمعنی زیب و آرایش عنصری

کار زر گر شود بزر بہ راہ	زر بزر گر سپارد کار بخواہ

اثیر الدین اخسیکتی۔ بیت

مجلس شاہ بدیدم نہ بران ساز و نسق	صدر درگاہ بدیدم نہ بران فر و براہ

و دروازہ و درواہ بمعنے سرنگون اور یاے تحتانی سے مثلاً آواز و آواے اور زاید مثلاً ترنز و ترب ضم اول یعنے تاء فوقانی و فتح باء موحدہ سے

دوسری تبیین و تفسیر کے واسطے مثلاً حافظ۔ بیت

ز خط یار بیاموز مہر با رخ خوب	که گرد عارض خوبان خوش است گردیدن

خسرو۔ بیت

غیب در آئینہ دل روشنش	آئینہ از سوم و ضلال آہنش

مثال نثر۔ وہموارہ در آسودگی جہانیان از خرد و بزرگ و مہربانی با مردم را از نزدیک و دور کوشش مے نمود ۔

تیسری بعض کیواسطے مثلاً سعدی ۔ بیت

کز بزرگان شنیده ام بسیار		صبر در وے بیش بود بذل غنی را

کاتبی ۔ بیت

دگر بہوا سے دو شیبن تو ہر شب یاد میکردم		سپند آسا ز ہای جستم و فریاد میکردم

چوتھی استعانت کے لئے مثلاً شعر

شنیده ام که بقصاب گوسفندی گفت		در آن زمان که بکاردش تیغ تیز برید

یعنے بامداد تیغ ۔

پانچوین برای تجاوز مثلاً امیر حسید ربعای لفظ میان بجہان

عزم سفر کرده باز میان میرویم		اگر از شهر رفت باز بجهان میرویم

بیت

ول من از همه خوبان تراگرفتارست		شنیده باز تو ام و رنه عشق بسیارست

چھٹی فاعل کے لئے مثلاً طبع سبز را قامت فتنه را شعر

آن خوش الحان بلبل باغ صفا		این نشاط آموز طبع نکته زا

ساتوین مفعول کے لئے مثلاً ولایت زا امیر زا ۔ ہندوستان زا

اٹھوین زائد کلمہ ۔ مثلاً سوز ساز روز راز گداز ناز وغیرہ

زای فارسی

زبان عربی مین نہین فارسی سے مخصوص ہے اور اسکی دو قسمین ہین ۔

اوّل زائد ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً تیرمردہ و پژمردہ و دلاژ و دلاچ
اور سین سے مثلاً تگرزیس بعنے تخم انگور بہرام ۔ قطعہ

آن خوشہ بین چنانکہ یکی خیک پر نبیذ		سر بستہ و نبرده بدو دست ہیچکس
بگونه ہا یکی چشم بہت غرب باد		ہم بر مثال مردمک چشم زود کس

اور شین سے مثلاً ناژ کونہ و ناشگونہ یعنے فنب برعکس اور کاف تازی سے مثلاً ازغند ارغنک ۔

دوسرے زائد کلمہ مثلاً مژگان مژده وغیرہ

سین مہملہ

اس حرف کے معنی لغت مین دولتمند بخیل اور بقولی مرد خسیس ہین اور وہ مرد جو بہت بہرفہ کر بران مین وہ شخص جو ہر وقت تبخیخ کرتا رہتا ہے اور صفاہان مین ایک قریہ کا نام ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک حساب ابجد مین اسکے ساٹھ عدد ہین اور دو قسم پر منقسم ہے ۔

اول سین ابدال کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً ریواس ریواج کہ ایک نہایت نازک خودرو بوٹی کا نام ہے لوگ اسکو کہاتے ہین اسکا مزہ شیرین ترشی مائل ہوتا ہے
اور جیم فارسی سے مثلاً خروس و خروچ رودکی ۔ بیت

تنگ لیده چو خنگ مانند تو ہیچ		تیر و رده مرچو تاج خروچ

اور دال سے مثلاً پاس و پاد بعنے نگہبانی اور زائد معجمہ سے مثلاً سمارغ و زمارغ شور کو کہتے ہین اور شین سے مثلاً فرستہ و فرشتہ و رستی و رشتی و گستی و گشتی جو پہلوان کے ہین یہ لفظ قدیمی فارسی مین سین مہملہ سے ہے ۔

مثلاً مسعود سعد سلمان ـ بیت

پیل زوری کہ چون کند کشتی ‖ بند او پیل را دہد سستی

اور صرف فاء سے مثلاً چست و چفت ضم اول سے بمعنے جامۂ تنگ اور لام مہملہ سے

مثلاً بیج و لیج بمعنی رخسارہ قاضی نظام الدین ـ بیت

چون برفتم سوئے کعبہ بہر حج ‖ بیج لبنگ سو شوم زرد بیج

اور واو سے مثلاً باتس و باتو واو معروف سے بمعنی تسبیح اور ہاء ہوز سے مثلاً حروس

و خروہ و آماس و آماہ اور صاد سے مثلاً نصت و شست و سد و صد اور صدر اور

ماضی سے مضارع اور امر اور بعض ابواب مین واو سے بدلتا ہے مثلاً جستن و جست

سے میجوید و بجو و رستن و رست سے روید و برو اور بعض جگہ ہاء ہوز سے مثلاً کاستن

و کاست سے میکاہد و بکاہ اور یاء تحتانی سے مثلاً آراستن و آراست سے بیاراید

و بیاراے وغیرہ

دوسرے سین کلمہ مثلاً سرد سخت ستایش سفارش وغیرہ

شین معجمہ

لغت مین پیرو مرد کثیر الشہوت و مرد تیز رفتار اور شین کا مخفف اگر ہے بمعنے

نشست و عیب اسکے تین سو عدد ہین اور سات قسم پر ہے

اول شین ابدال کہ تاء فوقانی سے تبدیل پاتا ہے مثلاً رخش و رخت بمعنے اسپ

خواجہ نظامی ـ بیت

گو بد و دال و کمر کرد سخت ‖ بجنگ دوالی روان کرد رخت

و بخش و بخت اور جیم تازی سے مثلاً کاش و کاج ـ شعر

جمال خود ایاز از وی نہان کرد ‖ کہ گاہے بیندش محمود ای کاج

شعر

فتاد در دل حافظ ہوای چون تو شہی ‖ کمینہ بندۂ خاک در تو بودے کاج

سعدی

کاش کانانکہ عیب من گفتند ‖ روے ات ای دلستان بدیدندی

اور جیم فارسی سے مثلاً پاشان و پاچان بمعنی پریشان اور سین سے مثلاً سارک شارک

کہ بمعنی مینا اور غین سے مثلاً شنج و غنج بمعنے جوال کہ کلک و جوار وغیرہ سے بھری

ہوئی ہو اور لام سے مثلاً اسپگوش و اسپغول ایک دوا کا نام ہے ترکیبی معنون سی گھوڑے

کا کان کیونکہ غول کان کو کہتے ہین اور تخم مذکور بھی گھوڑے کے کان سے مشابہت

رکھتا ہے یہ لفظ (دہان) مین بکسر ہے اور ہاء ہوز سے مثلاً باشنگ و باہنگ بمعنے

وہ خیار جو تخم کے واسطے رکھے جاتے ہین اور صیغۂ مضارع مین راء سے مثلاً داشتن و

داشت سے دارد اور سین سے مثلاً نوشت سے نویسد وغیرہ ـ

دوسرے برای نسبت مثلاً بالش کہ پرندون کے بال سے منسوب ہے قدیم زمانہ مین

ان سے تکیہ بھرتے تھے

تیسرے بمعنی خود مثلاً شعر ظہوری

نہد خود ہر طرف دامی ز تار ترکش ‖ کہ زان رو پرتو می گردد شکارش

ہاتفی ـ بیت

سوی پدرش نظر چو انداخت ‖ از بہایت بجو دیش نشناخت

چوتھی زائد مثلاً شتر خودش غافل است سعدی ـ بیت

ہر کہ در خود ویش ادب نکند ۔ در بزرگی فلاح از و برخاست

ز ویش کا شین زائد ہے ۔

پانچوین شین مصدر صیغہ امر کے بعد آتا ہے اور ما قبل اسکا مکسور ہوتا ہے مثلاً کاہش و افزایش و دانش و بینش کبہی مفتوح ہوتا ہی مثلاً **بیت**

بدستش یکی نیزۂ سی ارش ۔ بخون جگر یافتہ پرورش

چہٹی شین ضمیر واحد غائب اسکی چند قسمیں ہین ۔

اول شین ضمیر متصل بفعل ماضی راجع بمضاف الیہ کہ لفظ یکی حکایت کے پہلے شعر مین ہے ۔

بیت

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست ۔ چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست

دوسرے شین ضمیر متصل بفعل حال راجع بمضاف الیہ کہ گرد باد ہے **ثنائی بیت**

گرد باد از پی آن می جہد از جا کہ براہ ۔ پا ہمی سوزدش از بسکہ زمین شد سوزان

تیسرے شین ضمیر متصل بامر حاضر و راجع بمفعول کہ معشوق غائب ہے **حافظ مصرع**

بیکنش مہر و وفا نیست خدایا بدہش **شعر**

گفتمش در چشم نشین گفت نشینش رقیب ۔ بر مراد ما نرفت و قول بد گو ہم نکرد

چوتھی شین ضمیر متصل بمفعول راجع بمضاف الیہ کہ رقیب ہے ۔ **بیت**

رقیب گفت کہ افتادہ ام مرا بردار ۔ دعاش کردم و گفتم خدات بردارد

پانچوین شین ضمیر متصل بمصدر راجع بمضاف الیہ کہ فاعل ہے **بیت**

بست زبان نگاہ ام لب بسخن گشادنش ۔ عذر عتاب گفتنش فزود لطف دادنش

چہٹے شین ضمیر متصل بظرف راجع بمضاف الیہ کہ بلبل و بستان ہین ۔ **بیت**

بلبل از فیض گل آموخت سخن ورنہ نبود ۔ این ہمہ قول غزل تعبیہ در منقارش

خاقانی شعر

دل من پیر تعلیم است و من طفل زباندانش ۔ دم تسلیم سر عشر و سر زانو دبستانش

ساتوین شین ضمیر متصل بہ لبہای شیرین کہ صفت ہی اور راجع بمضاف الیہ کہ محبوب ہے

بیت

اگرچہ بی نیاز است از دو عالم غرۂ تمکینش ۔ چہ بیتابانہ میچسپد بدل لبہای شیرینش

آٹھوین شین ضمیر متصل بمضاف کہ دیوار ہے و راجع بکوچۂ معشوق کہ مضاف الیہ ہے

بیت

ای کہ از کوچۂ معشوقۂ ما میگذری ۔ بحذر باش کہ سر می شکند دیوارش

نوین شین ضمیر متصل بمضاف الیہ کہ لفظ جولان ہے اور نیز راجع بمضاف الیہ کہ شہسوار ہے **مصرع** شہسواری کہ منم خاک رہ جولانش ۔

دسوین شین ضمیر متصل بحرف کاف و راجع بکلک کہ مضاف ہے ۔ **بیت**

حافظ چہ طرفہ شاخ نبات است کلک تو ۔ کش میوہ دلپذیر تر از شہد و شکر است

پس اگر شین ہای مختفی کے بعد آئی تو ہمزۂ مفتوحہ اسکے ما قبل زائد آتا ہے مثلاً دردانہ اش و ہردانہ اش **محمد افضل سرخوش** ۔ **بیت**

کوزۂ دولاب شد ہر دانہ اش ۔ بسکہ گریہ سبحہ بر تقوای ما

گیارہوین شین ضمیر کہ مرجع سی پہلی ہو اور اوسکو اضمار قبل الذکر بہی کہتے ہین **عرفی** ۔ **بیت**

صنعت گہ شان چشم و دل خصم تو بادا ۔ تا صنعت تحلیل بود آتش و نم را

شان کی ضمیر بطور اضمار قبل الذکر آتش و نم کی طرف ہے ۔

عرفی - بیت

خمارستی خود را بغمزۂ تو فروخت	دگر نماند متاعیش در دکان نرگس

ساتوین شین کلمه مثلاً تیشه بیشه ریشه اندیشه وغیره -

صاد مهمله

لغت مین خرس اور وه مرغ که خاک پر لوٹے اسکے نوی عدد ہین اور دو قسمین ٭

اول صاد ابدال که سین سے بدلے مثلاً صماخ و سماخ بمعنے پردۂ گوش اور جیم فارسی سے مثلاً صین وچین ٭

دوسرے صاد کلمه مثلاً صف و صفوف و صفا و صافی صبر صیقل وغیره

ضاد معجمه

لغت مین وه خروس جو مرغیون پر آواز کرے اور بعضی ہدہد اسکے آٹھ سو عدد ہین اور عربی زبان سے مخصوص ہے ٭

طاء مهمله

لغت مین وه پیر مرد جو جماع سے صبر کرے اور یہه حرف فارسی زبان مین نہین عربی سے متعلق ہے اگر کسی جگہه ہو تو اصل مین تا رشناة فوقانیه ہے - عدد اسکے نو ہین ٭

ظاء معجمه

لغت مین وه عورت که جسکی بہت بڑی پستان ہون پستان زال کو بہی کہتے ہین حساب ابجد مین اسکے نوسو عدد ہین اور یہه حرف بہی فارسی زبان مین داخل نہین عربی مین ہے

عین مهمله

اس حرف کے معنی کسر اول سے لغت مین خوش چشم عورتون کے ہین اور عینا رکی جمع

ہے که خوش چشم عورت کو کہتے ہین اور فتح اول بمعنے چشمہ آب و ناف نشتر و آفتاب و زانو و دینار و زر سرخ و دال و بارش آورده بادل جو قبله کیطرف سے آئے و چشم و بہتر و برگزیده ہر چیز و ذات ہر شے و برادر مادری و پدری و شخص و نفس و حقیقت ہر چیز و اہل خانه و قوم و جاسوس و دیدبان و دیدار وغیره صاحب منتخب نے اسکے اڑتالیس معنے لکہے ہین یہه بہی فارسی مین داخل نہین اسکے ستر عدد ہین ٭

غین معجمه

لغت مین تشنه ہونے کے معنی ہین اور سیاه بادل جو محیط آسمان ہو اور خود سیاہی بلبل کو بہی کہتے ہین بلبل کو اس تناسب سے که حساب ابجد مین غین کے ہزار عدد ہین اور ہزار بمعنی بلبل باعتبار ہزار داستان ہونے کے اسلیے غین بمعنی بلبل بطور تعمیه ہے مثلاً **ملک الشعراء انوری - بیت**

چون حرف آخرست ز ابجد گه سخن	در راستی چو حرف نخستین ابجد است

فارسی مین اسکی تین قسمین ہین ٭

اول غین ابدال - که جیم تازی سے بدلے مثلاً مغلاغ و مغلاج گودال بازی کو کہتے ہین جو ایک مغلون کی رسم ہے کسلی مغ کسر و فتحه سے گودال اور لاغ بازی کے معنی ہین یہه دو لفظ ترکی ہین **حکیم سوزنی - بیت**

ہر مرادے که داری اندر دل	بتو آید چو جو بود مغلاج

اور قاف سے مثلاً ایاق و ایاغ بمعنی پیاله اور خاء معجمه سے مثلاً چنخ و چنغ ایک طائر شکاری کا نام ہے وانجغ وانجخ بفتح اول اور واو مجہول اور جیم تازی سے وه شکن جو جسم پر پڑجائین **شمس فخری - قطعه**

سپہر گفت چو بخت شہنشہم فیروز کہ بخت شاہ جوان است و چہر اش شاداب	شنید عقل و بدو گفت کاین چہ ای شوخ گرفتہ روی تو از غایت کبر بخ و خ

ابوشکور۔ بیت

چو بر روی بتان پیری افتاد انجوغ	نہ بینی دگر در دل خویش اروغ

وسغد وسخنو رودہ گوسپند کو کہتے ہین جسمین بہج و گوشت و مصالح وغیرہ بھر کر روغن مین بریان کرتے ہین

سراج قمری۔ بیت

بسا شب کہ از گوشت آگندہ ام	چو سغد و دل و سینہ و رودہا

بسحق اطعمہ۔ بیت

برسائبان نان تنک اعتقاد نیست	سخنو بگر بباطن پاک شمارود

اور شین سے مثلاً شاغولہ و شاشولہ شعلہ کو کہتے ہین اور واو سے مثلاً کاغنہ و کاونہ ایک کیڑے کا نام ہے کہ سرخ رنگ و سرخ پر زہردار ہوتا ہے اور اسپر سیاہ نقطے ہوتے ہین اور میم سے مثلاً غلغج و غلمج گدگدانے کو کہتے ہین یعنی وہ خارش جو بغل کے نیچے کرنے سے ہنسی پیدا کرے اور کاف فارسی سے مثلاً غلولہ و گلولہ لغام و لگام اور ہای ہوز سے مثلاً اسپرغم و اسپرہم ایک مشہور پہول کا نام ہے ٭

دوسرے زائد مثلاً چرا و چراغ چرنے کو کہتے ہین و گیا و گیاغ گھاس

تیسرے غین کلمہ مثلاً غنا غنی غنج غالب غلط وغیرہ

فا معجمہ

لغت مین دریا کے گرداب کو کہتے ہین ابجد مین اسکی اسی عدد ہین اور دو قسم پر ہے ٭

اول فا ابدال کہ بای فارسی سے بدلجائے مثلاً سفید و سپید اور بای تازی

سے مثلاً زفان و زبان اور خاء معجمہ سے مثلاً فلاوہ و خلاوہ و دال سے بمعنی سرایچہ

مولوی معنوی۔ بیت

خویش آمی و چنین خویش را خلاوہ کن	کہ اینت گوید گول است و آنت گوید دنگ

اور غین سے مثلاً فلیو و غلیو بمعنی احمق و سرگشتہ اور کاف تازی سے مثلاً فلادہ کلادہ و دال مہملہ سے بمعنی مذکورہ اور واو سے مثلاً فام و وام بمعنے رنگ اور ہای ہوز سے مثلاً تفو و تہو ضم اول سے بمعنی تف اور مضارع و امر مین بای تازی سے کہ کوفتن کے فت سے کوبد و بکوب وغیرہ

دوسرے فا کلمہ مثلاً فرد فخیم فہیم حیف صیف وغیرہ

قاف

لغت مین دو تونگر و مستغنی الاحتیاج اور کوہ زمرد کہ محیط عالم ہے اسکے ایک سو عدد ہین اور دو قسم پر ہے ٭

اول قاف ابدال کہ غین سے بدلے مثلاً چناغ و چناق ایک قسم کی مچھلی ہے و آروغ آروق و ایاغ و ایاق بمعنی پیالہ شراب **قدسی۔ شعر**

چو لب آیاق بر لب مے نہد ہمچون قدح	جان بلب می آیدم از حسرت آیاق او

و قالیچہ و غالیچہ و قلندر و غلندر اور کاف فارسی سے مثلاً خانقاہ و خانگاہ

دوسرے قاف کلمہ مثلاً معشوق و عاشق یہ حرف عربی سے مخصوص ہے اگر کوئی لفظ اس حرف سے فارسی مین ہو تو وہ اصل مین خا یا غین معجمہ ہے یا کاف تازی

کاف تازی

لغت مین وہ اونٹ جسکے دانت بالکل گھس کر کوتاہ ہو گئے ہون اور تسلیح یعنی مرد سلاح

اور مخفف شکاف کا اسکے بیس عدد ہین اور کتابت مین یہ حرف دو قسم پر ہے ،

اول رسم الخط مین دراز جسطرح کہ مفردات و کلمات کے آخر مین لکھا جاتا ہے پس اگر حروف مدہ اُسکے ماقبل نہو تو مفتوح ورنہ ساکن ،

دوسرے وہ کہ ہار مختفی سے مرکب ہو مگر یہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اسی سببسے اکو کبھی یا سے بھی بدل دیتے ہین مثلاً کاشکے کہ اصل مین کاش کہ تھا اس حرف کی تینتالیس قسم ہین ،

اول کاف ابدال کہ الف سے بدلے مثلاً کالفتہ و آلفتہ بروزن و معنی آشفتہ اور لام سے مثلاً ناوک و ناول بمعنی گاو و خر جوان **شمس فخری ۔ بیت**

گلها اسپ و اشتر و ناول
گاہ بخشش بسائلان بخشد

و تنبوک و تنبول فتح اول و واو معروف سے کمان نرم **عمید لونکی ۔ بیت**

در کمان چرخ پیش بیلکت مریخ را
ہم کمان تنبوک ہم شمشیر ساطور آمدہ

امیر خسرو ۔ بیت

اگر گیلے ملک فرماندہ گول
کہ بر عنقا زند ناوک بہ تنبول

بیلک کسر اول و یای مجہول سے ایک پیکان کی قسم ہے و کوچ و لوچ احول کو کہتے ہین اور میم سے مثلاً بیشک و بشم کہ فتح اول سے بمعنی شبنم ہے ، **استادی**

چون موسو بود سبز گہن موی من ہمہ
در دا کہ بر نشست بران موسو سبز بشم

خسروانی ۔ بیت

از نسیم ریاض دولت تو
بر رخ گل در ثمین شد بشک

اور ہای ہوز سے مثلاً تارک و تارہ بمعنی فرق و سر و چکاوک و چکاوہ ایک جانور

[illegible]

سرود کا نام ہے ، **میر معزی ۔ بیت**

تا چکاوک بست موسیقار بر منقار خویش
ارغنون گشت ست بلبل بر درخت ارغوان

اور خار معجمہ سے مثلاً ماش و ماشا ، اچہ و انچہ بمعنی سینہ بند جو عورتین پہنتی ہین اور غین سے مثلاً پرکالہ و پرغالہ بمعنی پارہ ہر چیز و کنزگا و غنزگا **انوری ۔ بیت**

پلنگ ہیبت کنزگا دم گوزن سرین
ہمای طلعت و عنقا شکوہ طوطے پر

ایضاً

دمش ہمچون دم کنزگا و گشتہ
سرون مانند شاخ گاو گشتہ

دوسرے کاف کہ معنی خود کے دیتا ہے مثلاً شکر کما اثنیت علی نفسک

تیسرے کاف خطاب کلمات عربی کے آخر مین آتا ہے ۔ **حافظ**

ایدل ریش مرا با لب تو حق نمک
حق نگہدار کہ من میروم اللہ معک

کبھی خطاب مفعول کے لئے بمعنی ترا مثلاً جزاک اللہ و حماک اللہ و شفاک اللہ یعنی خدا ترا بدلہ دیوے وغیرہ ۔

چوتھے کاف قلت یعنی بمعنی تصغیر مثلاً اندک اندک **بیت**

اندک اندک بہم شود بسیار
دانہ دانہ ہست غلہ در انبار

پانچوین بمعنی باہم مثلاً **بیت**

اعتمادی بوفائی منت ای کافر نیست
ہم اگر وحی بیاید کہ ترا باور نیست

عرفی ۔ بیت

ہر سوختہ جانی کہ بکشمیر در آید
گر مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

اس شعر کو صاحب عبد الواسع و چہار گلزار نے کاف مفاجات کی مثال مین لکھا ہے

اور بیان کیا ہے کہ بال وپر آید کا کاف کاف مفاجات ہے مفاجات اُوناگہانی کے معنی دیتا ہے اور محمد غیاث الدین صاحب غیاث اللغات و محمد حسن قتیل صاحب شجرۃ الامانی دونونے یہہ شعر اُس کاف کی مثال مین لکہا ہے کہ جو لفظ ہم کے معنی دے کاف مفاجات کی مثال مین نہین لکہا کما لا یخفےٰ علی الطبع السلیم شعر

نظر بر من آن ماہ طلعت ندارد ‎ ‎ ‎ گر آئینہ گردم کہ صورت ندارد

یعنے ہم صورت ندارد

چھٹے بمعنی ہرگاہ مثلا حافظ - بیت

گفتہ بودی کہ بیایم کہ بجان آئی تو ‎ ‎ ‎ من بجان آمدم اکنون تو چرا می نائی

یعنی ہرگاہ بجان آئی ۔

ساتوین بمعنی اگر مثلاً محمد حسن قتیل - بیت

چہ کم گردد کہ سوی عاشق زار ‎ ‎ ‎ کنی از لطف ہای بد خونگاہی

یعنے اگر سوی عاشق

آٹہوین بمعنی ہر یکہ مثلا شعر ہر کہ با من نیست گرد من دو دو اویم یعنی ہر یکہ

نوین کاف تعریف بمعنی وصف و توصیف سعدی - بیت

درین بوم حاتم شناسی مگر ‎ ‎ ‎ کہ فرخندہ خوبیست و نیکو سیر

دسوین کاف مفعول مثلا پیچک یعنے پیچ خوردہ

گیارہوین کاف فاعل مثلاً گوزک یعنی گوز کنندہ

بارہوین کاف نسبت - مثلا چونک واو معروف سے کوزہ لولہ دار کو کہتے ہین اور چوشیدن سے طرف منسوب ہے جسکے مکیدن کے معنی ہین اور کودک منسوب

بکودو چرودک کہ جیتان کو کہتے ہین اور پرود سے منسوب ہے ۔

تیرہوین - کاف تردید کہ بمعنی یا ہو مثلا بیت

اگر تو زخم نہی بہ کہ دیگری مرہم ‎ ‎ ‎ وگر تو زہر دہی بہ کہ دیگری تریاق

حافظ مصرع حسن معشوق بہتر است کہ آن ۔

چودہوین کاف مفاجات - اُسکو مجابہ بہی کہتے ہین مثلا بیت

نظر بود وش ولیکن بہ چپ و راست ‎ ‎ ‎ کہ صیدی از کنار دشت برخاست

یعنے ناگہ صیدے بیت

لشکر اسلام چو آنجا رسید ‎ ‎ ‎ بود زمین تشنہ کہ دریا رسید

پندرہوین - وہ کاف کہ تکیہ کلام ہو مثلا اس شعر مین دوسرے مصرع کا دوسرا کاف - زلالی

ندانم جان از او بارگ گردد ‎ ‎ ‎ کہ بہتر ہم کہ شادی مرگ گردد

سولہوین بمعنی چرا مثلاً نظامی - بیت

ز خورشید روشن توان جست نور ‎ ‎ ‎ کہ شد سایہ را سایہ زین کار دور

یعنی چرا کہ شد الخ

سترہوین کاف زائد مثلا جامی - بیت

این ہمہ شور و اضطراب کہ چہ ‎ ‎ ‎ وین ہمہ ترک خورد و خواب کہ چہ

مولوی روم - بیت

گہ چنین بنماید و گہ ضد این ‎ ‎ ‎ جز کہ حیرانی نباشد کار دین

مولوی معنوی - بیت

جز کہ صاحب ذوق نشناسد طعوم ‎ ‎ ‎ شہد را ناخوردہ کی دانی ز موم

لفظ جزکہ کا کاف دونو مصرعون مین اور کاف کہ چہ زائد ہے۔

اٹھارہوین معرفہ کہ بیانیہ کی مانند ہے اور اسکو یای صفی کہ معنی چنان چنین کے لازم ہین مثلا **جامی** مصرع نیگویم کہ در حشمت عزیزم ؎

انیسوین تصغیری مثلا مردمک و تنگ تاک طفلک و پسرک یعنی مرد خرد و بتا خرد **شعر**

> کشتم خراب و مشیفتہ درد خرد و ساکی
> قد تش نہاکے وچہ نازک نہاکے

ولنگک یعنی لنگ خرد **حکیم سنائی**

> لنگکے زیرو لنگکے بالا
> نی غم دزد نے غم کالا

سعدی۔ بیت

> پیر مردی لطیف در بغداد
> دخترک را بکفش دوزی داد

یعنی دختر صغیر

بیسوین کاف کدامیہ کہ استفہام کی مانند ہے مثلاً حزین **بیت**

> روی کہ جلوہ کرد کہ حیرانم اینچنین
> زلف کہ دیدہ ام کہ پریشانم اینچنین

ع کہ بر فروزد ہر بامداد مطلع صبح۔ اور یہ کاف آخر لفظ مین باشباع آتا ہی مثلا **محمد حسن قتیل**

> گر بقتل من مسکین بداری راست گو
> جز تو کا فر خصم جان عاشقان زار کہ

یعنے کدام

اکیسوین کاف تعظیم مثلا خوشترک و بیشترک و کہترک **نظامی** مصرع ز بس خوشترک زان کہ صحرا خوش است **فیضی۔ بیت**

> سازم دل ازین فسانہ سیراب
> زان بیشترک کہ گیردم خواب

بائیسوین تشبیہی کہ فارسی مین لفظ چنانکہ و مانند کے معنی دیتا ہے **حفظ**

> ازان گیسوان عکس آن و می لب
> کہ بدر ہلال اند در نیم شب

نظامی۔ بیت

> چنان میخورد زنگیے خام را
> کہ زنگی خورد مغز بادام را

وہ کاف بھی کہ لفظ ہمچو کے معنی دیتا تشبیہی ہی مثلا **بیت**

> نیست در جنگ سلح دار کہ او
> نیست در صلح وفا دار کہ او

یعنے ہمچو او اور صاحب (جواہر الحروف) نے کاف تشبیہی کلمات کے آخر مین ساکن لکھا ہے مثلاً خشتک یعنے وہ ٹکڑا کپڑے کا چہار گوشہ جو پایجامہ مین اور کرتہ مین بغل کے نیچے سیتے ہین کیونکہ وہ خشت کیطرح چارگوشہ ہوتا ہے عربی مین کاف تشبیہی کلمات کے اول مین مفتوح آتا ہے اور جر دیتا ہے مثلاً کبیت العتیق یعنی مکان برگزیدہ کی مانند کہ کعبہ ہے **شعر**

> فطوبی لباب کبیت العتیق
> جوالیہ من کل فج عمیق

تیئسوین کاف تائید کاف تعلیل کی مانند ہے اور دونو مین یہہ فرق ہے کہ یہہ تائید کے واسطے ماقبل آتا ہے اور وہ حرف تعلیل کے واسطے مثلا **صائب کشمیری**

> محبت را پس از قطع تعلق لذتی باشد
> کہ نخل شاخ پیوندی بہ از اول ثمر گیرد

(غیاث اللغات) مین بجائے پس از قطع تعلق پس از قطع محبت لکھا ہے **عصمت بخاری**

> محبت سے رو دگر استخوانم توتیا گردد
> کہ از سایہ الف صندل کجا نقصان رسد بو را

سعدی

> ای قطرۂ منی سر بیچارگی بنہ
> کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

چوبیسوین۔ بمعنی کس مثلا **بیت**

هر کرا مستی ازان نرگس جادو نشود	اختر سوخته اش دیدهٔ آهو باشد

سعدی ـ مصرع کرا جاودان ماندن امید هست ٭

پچیسوین بمعنی هر که مثلاً سعدی ـ بیت

دگر کشور آباد بیند بخواب	که دارد دل اہل کشور خراب

یعنی هر که دارد بیت

خدا را ندانست و طاعت نکرد	که بر بخت و روزی قناعت نکرد

چھبیسوین دعائیہ مثلاً سعدی ـ بیت

مرا حاجتی شد نه عاج داد	که رحمت بر اخلاق حجاج باد

نظامی بیت

مرا زان کریمان صاحب زبان	توئی مانده باقی که باقی بمان

مصرع که روی هجر سیه باد و خانمان فراق ؏ که کس مباد ز کردار ناصواب خجل ٭

ستائیسوین بمعنی اذ مثلاً قطعه ـ سعدی

ترک احسان خواجه اولی تر	کاحتمال جفای بوابان
به تمنای گوشت مردن به	که تقاضای زشت قصابان

اٹھائیسوین کاف نفی اور اسکو کاف استفهام بهی کہتے ہین مثلاً سعدی

شرف نفس بجود است و کرامت بسجود	هر که این هر دو ندارد عدمش به که وجود

مصرع چو یک مشک بو که تو وه گل ؏ خزینه تهی به که مردم برنج

انتیسوین کاف اضرابیہ کہ لفظ بلکہ کے معنی پیدا کرے مثلاً بیت

نه شورش بلبل غمناک دارد	که گل هم زو گریبان چاک دارد

؎ یعنی از افعال [illegible] ۱۲

حافظ ـ بیت

نه من بران گل عارض غزل سرایم و بس	که عندلیب تو از هر طرف هزارانند

اس کاف کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ پہلے اس سے لفظ بل مذکور ہو یا محذوف

حسین ثنائی ـ بیت

صحن فلک پر نجوم نیست که بر درگهت	طاس گدائی فلک ورزگه دوران شکست

اس جگہہ لفظ بل محذوف ہے بیت

نه قندی که مردم بصورت خورند	که ارباب معنی به کاغذ برند

تیسوین کاف استفهام اسکی تین قسم ہین ـ

اول اقراری کہ مدعا کے اثبات کے واسطے ہو مثلاً شعر

دوش در بزم تو آزرده و ناشاد که بود	من نبودم هدف ناوک بیداد که بود

یعنی من بودم و دیگری نبود شعر

که بر فروزد هر بامداد مطلع صبح	که بر فرازد هر شب بضد صبح شفق

دوسرے انکاری یعنی اقراری کا عکس مثلاً غنیمت ـ بیت

که بگوید که بر عزم سفر بست	بقتل عاشق مسکین کمر بست

تیسرے استخباری کہ مخاطب سے طلب خبر کے لیے ہو مثلاً بیت

ای میوه رسیده ز بستان کیستی	وی آیت نو آمده در شان کیستی

مصرع فراق و هجر که آورد در جهان یا رب بیت

لاله رخا سمن برا سرو روان کیستی	سنگدلا ستمگرا آفت جان کیستی

اکتیسوین کاف ربط مثلاً شعر

گفتم که دلم گفت که چون کنمش	گفتم چشم گفت که چیچون کنمش

اور دو جملون مین ربط کے لیے مثلاً شعر۔ امیر خسرو

دل گم گشته را در هر خم زلفش همی جستم	که ناگه چشم بدخو سوی رویش رفت دل گم شد

اور دل کے لفظ کے بعد مثلاً آصفی۔ بیت

دل که طوبار وفا بود من محزون را	پاره کردند نسته بتان مضمون را

اور ندا کے حرف کے بعد جس حالت مین منادی اُسکا محذوف ہو مثلاً بو علی قلندر مصرع ای که گوئی هیچ مشکل چون فراق یار نیست ۔ اور منادی مذکور کے بعد بھی مثلاً مصرع ای دوست که دل ز بنده بر داشته ۔

بتیسوین کاف عطف مثلاً بیت

ای بسا اسپ تیز رو که بماند	که خر لنگ جان بمنزل برد

تینتیسوین کاف تحقیر کہ سوای اواخر کلمات اوّل و وسط الفاظ مین نہین واقع ہوتا۔ اور ما قبل اُس کا مفتوح رہتا ہے سعدی۔ بیت

مردک سنگدل چنان بگزید	لب دخترک که خون از و بچکید

یعنے مرد حقیر حکیم سنائی۔ بیت

من و کشکولکے و پوستکے	دلکے پر ز درد دوستکے

چونتیسوین کاف نتیجہ و ترتیب فائدہ کرتا کے معنی دیتا ہے مثلاً حافظ ع ای بیخبر بکوش که صاحب خبر شوی۔ یعنے تا صاحب خبر شوی اہلی۔ بیت

مجادرم چو سگان بهر پاس در کوئیت	فرشته را نگذارم که بگذرد بسوئیت

پینتیسوین کاف حذف کہ لفظ ہر کسی کے بعد یائی تحتانیہ کے بغیر اور مع اور ترادف

کے آئے مثلاً امیر فطرت مصرع هر کسی کشته آن نرگس جادو باشد

دوسری مثال ہے یا ظہوری ع هر کس ز دوازده مقاصش خبرست

مثال مترادف مصرع چنان بر عشرتم قائم فضا لامکان تنگ است

چھتیسوین کاف کہ قائل کے کلام سے بیان کے واسطے مع الصفت و بغیر صفت آئے مثلاً مع الصفت حافظ۔ بیت

شنیده ام خبری خوش که پیرِ کنعان گفت	خیال یار نه آن میکند که بتوان گفت

دوسری مثال غیر صفت مصرع شنیده ام که درین روزها کهن پیری ۔ اور کلمہ کے بیان کے واسطے مثلاً قتیل مصرع جان من تا که دل از من بردی ۔ اور کلمہ تا کے بعد حذف بھی ہو جاتا ہے مثلاً نظامی هیچ شب نخسپند بیده تا کسب نماند ۔

سینتیسوین کاف تفسیر و بیان۔ اور اُسکی چند قسمین ہین

اول وہ کہ یائی صفت کے بعد آئے اور اُسکی دو قسمین ہین۔ قریب و بعید قریب وہ ہی کہ صفت مجہول اور کاف بیان مین کوئی حرف زیادہ ہو مثلاً مصرع گلے که در نقش آبرو هی چمن است بیت

چشمی که ترا ندیده باشد	آن دیده بگو چه دیده باشد

بعید وہ ہے کہ اُسمین کوئی لفظ زیادہ ہو مثلاً بیت

وجودی ده بدر و شنائی جمع	که نوریش در سینه باشد چو شمع

دوسری وہ کہ اسمار اشارات کے بعد کہ این و آن وا وہین واقع ہو یہ بھی دو قسم پر ہے

اوّل وہ کہ کاف سی قریب ہے مثلاً مصرع این که می بینیم به بیداری است یارب یا بخواب

دوسری وہ کہ کاف سی بعید ہو مثلاً حافظ ع اینقدر هست که بانگ جرسی می آید

اور متصل مثلاً لفظ آن کہ بین سپہر سعید مصرع ای آنکہ دوای درد مندان
اور منفصل لفظ آن سے بابا فغانی سہ غر ہلاک آن نگہ یار کم کہ چون سہ نیو
کبھی حذف بھی ہوتا ہے مثلاً بیت

ناہ من گفتا مکن بہر سو نظر گفتم بچشم
سوی من بین ہیچ ہمین سوی دیگر گفتم بچشم

اور کبھی مصرع کے آخر مین ساکن مثلاً بیت

نگہ دو دو بر من بہ از دوا تاکہ
نہ پرسی حال من ای راحت دل

اٹھتیسوین سببیہ مثلاً بیت

نیفتد و سین طشت فریاد کس
کہ بربستہ شد راہ فریاد رس

شعر

سوی مخزن آوردم اوّل بسیچ
کہ سستی نکردم دران کار ہیچ

انتالیسوین کاف ترحم مثلاً طفلک و خوردک جامی بیت

کاف رحمت گفتت تصغیر نیست
جد چو گوید طفلکم تحقیر نیست

چالیسوین کاف معترضہ مثلاً بیت

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

سعدی اشعار

برو تا ز خوانت نصیبی دہند
کہ فرزندگانت ببختی درآند
بیندیش از ان طفلک بی خبر
وز آہ دل دردمندش حذر

اکتالیسوین کاف بمعنی تا مثلاً نثر آن سخن زیادہ از حد خود نخواہم گفت
کہ مردم عیب کنند یعنے تا مردم

بیالیسوین کاف تمثیل مثلاً شعر

شد لعل گون از ربط سر تا و ن
روان سیحیان کز ربط کشتہ چون

تینتالیسوین کاف زائد کلمہ مثلاً باک تاک چاک کلام متکلم وغیرہ ٭

کاف فارسی

اس حرف کے معنی برہان قاطع مین لاف و گزاف و سخنان لاطائل کے ہین اور
زبان عرب سے خارج ہے اسکی دو قسمین ہین ٭

اوّل گاف ابدال کہ غین معجمہ سے بدل جاوے مثلاً گلالہ و غلالہ بمعنی زلف
اور دال مہملہ سے مثلاً اورنگ و اورند تخت کو کہتے ہین اور الف سے مثلاً
گستاخ و استاخ بمعنی شوخ **سیف الدین اسفرنگی**

تیر از کشاد چشم تو استاخ میرود
شاید کہ در حریم دل خصم محرم است

اور بائے عربی سے مثلاً گلغونہ و بلغونہ اور واو سے مثلاً گل و ول ضم اول سے
مشہور لفظ ہے و گراز و وراز بمعنی خوک نر اور یائے تحتانی سے مثلاً زرگون زریون
بران مین بمعنی رنگ و آذرگون و آذریون ایک شقایق کی قسم ہے جسکے کناری سرخ
اور میانہ سیاہ ہوتا ہے اور بحالت تعریب جیم سے مثلاً بنگ و بنج و گیلان و جیلان
و گوہر و جوہر و خشینگ و اخشیج ٭

دوسری کاف کلمہ مثلاً جنگ و چنگ سینگ و سنگ و تنگ و رنگ و تگل و گل وغیرہ

لام

لغت مین لام کی جمع کہ زرہ کو کہتے ہین اور ایک قسم کی بدی کلاہ جو فقیر پہنتے
ہین اور وہ مرکب کہ عنبر و مشک و نیل ولاجورد سے بنا کر چشم زخم کے دفعیہ کیواسطے

بچون سے سینہ اور چہرون پر نقش کرتے ہین - اور لاف و گزاف و زیور و آرایش و کمر بند و درخت میوہ دار و زردشت کو بھی کہتے ہین اور اس حرف کو معشوقون کی زلفون سے بھی تشبیہ دیتے ہین عدد اسکے تیس ہین اور دو قسمین ہین

اول لام ابدال - کہ را مہملہ سے بدلے مثلاً ارو ند و الوند ؁

دوسرے لام کلمہ مثلاً گل گل غل نغل علم حلم وغیرہ

میم

لغت مین خیا می وراز او رشراب خالص کو کہتے ہین حساب ابجد مین اسکے چالیس عدد ہین اور چودہ قسم پر ہے ؁

اول میم ابدال کہ خا معجمہ سے بدلے مثلاً بم و بخ بالضم بمعنے تالاب **ابو الحسن شہید - بیت**

چون تن خود بیرم پاک بشست　　برتن او تمام بولو رست

اور غین سے مثلاً پیمانہ و پیغانہ اور فا سے مثلاً مخیز و فخیز مہمیز کو کہتے ہین اور مہمیز اصل مین مہاز تہا بطور امالہ مہمیز ہوا **فردوسی - بیت**

چو رستم ورا دید زان گونہ تیز　　بر آشفت زان سان کہ بور از مخیز

اور نون سے مثلاً مجین و نجیم فتح اول سے بمعنی برستون **ملا شانی تکلو**

دہیم را یادش بریغ غصہ خوشتر از نوید　　جسم خصمش ہر روز کینہ بہتر از نجیم

خواجہ جمال الدین سلمان - بیت

از جہان منسوخ شد رسم کجا غند و مجین　　بعد ازین کس را خیال ہیچ گردد در کمان

دبان و بام بمعنی سطح جسکا مرادف سقف ہے مثلاً **مولوی معنوی - بیت**

سر فرو کن یکدمی از جان چرخ　　تا زنم من چرخہا بر سان چرخ

اور ہا ہوز سے مثلاً بادم و بارہ بمعنی خانہ چوبین او مضارع مین یا سے مثلاً آمدن سے آید اور آخر الفاظ مین زائد مثلاً چرا و چرام بمعنی چریدن **حکیم سنائی**

آن شنیدی کہ در ولایت شام　　بردہ بودند اشتران بچرام

دوسری میم متکلمہ یا فاعل مثلاً اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی **باعی**

دیروز زپی گلاب مے گردیدم　　پژمردہ گلے بروی آتش دیدم
گفتم چہ گنہ کہ میسوزندت　　گفتا کہ درین باغ دمی خندیدم

تیسری میم تخصیص کہ اعداد کے آخر مین بمعنی خصوصیت و تعین آتی اور مضموم ہو مثلاً چہارم - پنجم - ہفتم - لفظ دوم مین بسبب ثقالت ضمات کے مفتوح ہی اور سوائے اسکے مفتوح شاذ ہے مولف (جواہر الحروف) نے اس میم کو میم فاعلیت لکہا ہے

چوتھی میم نہی کہ صیغہ امر حاضر پر واقع ہو مثلاً مکن مگو مزن **مہوی خواجہ شیراز**

زلف بر باد مدہ تا ندہی بربادم　　ناز بنیاد مکن تا نکنی بنیادم

پانچوین بمعنی خود مثلاً **ظہوری**

نتوان بر دسخن بپای دگران رفت　　دنبال خود انداختہ ام راہبرم را

یعنے راہبر خود را **بیت**

گفتم کہ برم کلفت زرویم　　دور یخت غبار غم بمویم

یعنے از روی خود

چھٹے زائد مثلاً (بجت) **بیت**

تو درمیان نکویان فرشتہ باشی من　　نظر کنم بتو نازم بہ انتخاب خودم

دبخانہ خودم میروم و براسپ خودم سوارم ٭

ساتوین میم علامت کہ عربی مین بعضا اسم مصدر و اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف و اسم آلہ مین آئے اور مصادر کے اول مفتوح مکسور مضموم تینون طرح سے واقع ہو مثلاً مصلحت محنت مصاحبت اور اسم ظرف مین مفتوح مثلاً مطلع مسجد اور اسم آلہ مین مکسور مثلاً میزان اور اسم فاعل مین مضموم مثلاً معتقد و منجم اور اسم مفعول مین مضموم و مفتوح دونو طرح مثلاً محزون و منور

آٹھوین میم مفعول مثلاً بیت

ہم گفتی و دشنامم تو دادی	خوشم فرمودی و کامم تو دادی

سعدی - بیت

تولای مردان آن پاک بوم	برانگیختم خاطر از شام و روم

نظامی مصرع بران دارم ای مصلحت خواہ من ٭ یعنی خوش مرا فرمودی و دشنام مرا دادی و برانگیخت مرا خاطر و بران دار مرا

نوین میم نسبت مثلاً نیلم منسوب بہ نیل کہ ایک قیمتی جوہر ہے دیبالم و ابریشم ہیلا ہے منسوب ہے کہ مشہور کپڑا ہے

دسوین بمعنی ہستم مثلاً مصرع ستم زغم عشق تو مستم مستم - یعنی مست ہستم

گیارہوین میم تانیث مثلاً خانم و بیگم مونث خان و بیگ

بارہوین میم مضاف الیہ مثلاً ملا فوقی یزدی - بیت

دلم برد آبروی گریہ چند	شب و روز از فلک بیہودہ زارد

جامی - بیت

زشعرم خامہ را شکرفشان کن	زعطرم نامہ را عنبرفشان کن

ملا فوقی یزدی - بیت

وفا چو دید کہ انصاف از جہان کوچید	فغان ز سینہ برآورد و گفت کو پدرم

یعنی پدر من و دل من و شعر من و عطر من و حرف من

تیرہوین - میم حذف کہ بطور ندرت حذف کیجاتے مثلاً سعدی - بیت

گفتم کہ گلے بچینم از باغ	گل دیدم و مست شد بہ بوی

انوری - بیت

القصہ بازگشتم و آمد بخانہ زود	دربانہ کرد و باز ببستاز پس ستوا

یعنی مست شدم و آمدم نیز جب دوسری میم سے متصل ہو حذف ہو جاتی مثلاً شعر

در وضو کن ہمین راستنجا	نیز بر دست و روی نیمن با
پس بہ آن نیمن کہ میماند	پای شوید ہر آنکہ میداند

یعنی نیم من **شرف شقروہ - بیت**

چون بشکل پستہ بکشاید نمکدان حیات	در میان پستہ اش سی و دو بادام مغز بین

یعنی بادام مغز یہ قاعدہ حروف مکررہ مین جاری ہے میم سے مخصوص نہین ہے

چودہوین - میم کلمہ مثلاً منعم منعم ناعم نعم فخیم جسیم قدیم رحیم یتیم وغیرہ

نون

فارسی مین کنون کا مخفف ہے اور تنہ درخت عربی مین یعنے مچھلی و شمشیر و دوات و سیاہی دوات و چاہ زنخدان و نام شہر و شب یعنی رات اسکے پچاس عدد ہین اور گیارہ قسم پر ہے ٭

اوّل - نون ابدال کہ میم سے بدلے مثلاً بان وبام پشت سقف مکان کو کہتے ہین اور لام سے مثلاً چندن وچندل جسکا معرب صندل ہے ونیلوفر ونیلوفل اور رامی ہوز سے مثلاً مرزن ومرزہ موش کو کہتے ہین اور بعد حروف علت کہ مدہ ہووین غنہ آتا ہے ظاہر کرنا اس نون کا قبیح بلکہ صحیح نہین ہندی مین جائز ہے مثلاً مکان تکمین زمان وزمین زبون سخون وغیرہ اور اکثر کلمون کے درمیان بطور غنہ مثلاً نشاند وسنگ اور جس کلمہ مین کہ نون وبا یا نون کاف باہم واقع ہون تو انکو میم سے بدل دیتے ہین مثلاً گلبانگ وگلبام بمعنی آواز بلند

شعر

گلبام زند کوس وگلبام زندکاست — کاتش بکلام آرد خمار بصبح اندر

وسنب وسم پای حیوانات شعر

تا بہ بوش عارض وطاق طرنب — سرکجا کہ خود نمی بنیم سنب

ودنب ودم جسکا معرب ذنب ہے وخنب وخم شیخ واحدی - بیت

بدکان می فروشان کرد ہست ہرچہ دارم — ہمہ جیبہا تہی گشت ہنوز در خمارم

وکنب وکم مولوی روم

تو بدان خدای بنگر کہ صد اعتقاد بخشد — زچہ سنی ہست مردمی زچہ رافضی ہست کنبی

اوراس لفظ کا معرب قم ہے کہ عراق مین ایک شہر ہے وانبرود وامرود ❖

صاحب کامل التعبیر - بیت

انبرود ہست ما پہ شادی — مال قید ہست محنت آزادی

اور وسط کلمہ مین زائد مثلاً ہمگنان کہ اصل مین ہمگان تہا مانند بندگان اور

ہمگان کا کاف فارسی بجائے یای ہوز بہی ❖

دوسرے نون جمع - مثلاً آنان ایشان شبان کسان حافظ - بیت

شراب لعل کش وروی مہ جبینان بین — خلاف مذہب آنان جمال ایشان بین

وآسیابان جمع آسیاب ملا فوقی - یزدی - بیت

آسیا می وبہر خالی دیدم از جنس وفا — دربجهان بوقی مطہر ز آسیابان میبرم

حزین - بیت

آنانکہ خاک راہ ترا توتیا کنند — بی پردہ گردیدہ دراہی جہان کنند

حسن بیگ قزوینی - شعر

بلطفی واپہ وستش بیگرفت وزیر لب می گفت — کہ این سرپنجہ از خون کسان رنگین شود روزی

تیسرے نون رابطہ مثلاً خوش مستن یعنی خوش ہست ودبیرن یعنی دبیر ہست

چوتہے نون مصدری جسکے ما قبل تاے مثنات فوقانیہ یا دال مہملہ ہو مثلاً نوشتن نہادن وغیرہ

پانچوین نون زائد کہ کلمات کے آخر مین آوے مثلاً زیبا وزیبان ودعا ودعانان وپاداش وپاداشن وداودان ❖

چہٹے نون حالیہ - کہ الف فاعلی کے بعد آوے مثلاً خندان گریان وقطرہ زنان ودویان وجویان حکیم سنائی

قاصد اشک وگر قطرہ زنان سے آید — کہ بدل شوق کہی از پی آن سے آید

بعض اسکو نون فاعلیت بہی کہتے ہین ❖

ساتوین نون نسبت - کہ اسما کے آخر مین واقع ہوتا ہے مثلاً رہین کہ نیم سے

منسوب ہے ورنجن رنج سے وجوشن جوش سے ۔

آٹھوین نون تردید کہ اسکے وسیلے سے معنی ذکر [illegible] کے معنون کی طرف راجع ہون علم صنائع مین اسکو رجوع گفت مین مثلاً [illegible]

نی گلاب ہست این کہ بر رخسار مہوش میزنی ‌ ‌ ‌ تا نسوزد عالمی آبی بر آتش میزنی

کلیم ۔ نظم

ہیچ ست کہ حنا زیب فزای تن اوست ‌ ‌ ‌ کو ہی ست کہ لالہ زار در دامن اوست

نی نی غلطم کہ آسمان دگر است ‌ ‌ ‌ در رنگ حنا شفق بہ پیراہن اوست

نوین نون استفہام خواہ تقدیری ہو مثلاً سعدی ۔ بیت

نہ مارا در جہان عہد وفا بود ‌ ‌ ‌ جفا کردی و بدعہدی نمودی

دسوین نون نفی کہ مفتوح و مکسور کلمات کے اول مین حروف و افعال و اسما سے متصل ہوکر آتا ہے امثال اسم مصرع ۔ نی پای رفتن فی رای بودن شد ۔ مثال فعل روحی مصرع زن نخواہد اگر شود دختر قیصر بدہند مثال حرف کہ ہمزہ خطابی پر واقع ہوا ہے ع عزیز تر شدہ از کعبہ ای لباس پست ۔ اور کبھی منفصل مثلاً صائب ع اگر نہ مد بسم اللہ بدی تاج عنوانہا یعنے اگر نہ بودی ۔

گیارھوین نون کلمہ مثلاً بوستان گلستان نان نہان وغیرہ

واو

اس حرف کے معنی لغت مین شترون کے گلے کے ہین اور ابجد مین چھ عدد دیتا اور یہ تین قسم پر ہے ۔

اول واو ابدال کہ الف سے بدلے مثلاً کوس و کاس بمعنی نقارہ بزرگ امیر خسرو ۔ بیت

دمدمہ کاس آواز خوش ‌ ‌ ‌ کوس زدہ بر فلک کاسہ وش

و فروغ و فرلغ بمعنی تاب و روشنی حکیم قطران

از خوی او بوئے گل و نسترن شمیم ‌ ‌ ‌ وز روی او گزند و مہرو سے فراغ

اور بای تازی سے مثلاً نوی و نبی ضم اول سے بمعنی قرآن مجید و نوشتہ و نبشتہ اور بای فارسی سے مثلاً وام و پام اور جیم عربی سے مثلاً تذرو و تدرج اور فارسی مثلاً یاوہ و یافہ بمعنی بیہودہ و کالوہ و کالفہ اور دال مہملہ سے مثلاً کالیوہ و کالیدہ بمعنی پریشان شیخ شیراز ۔ شعر

ازین خضرقی موی کالیدہ ‌ ‌ ‌ بدی سر کہ در روی مالیدہ

منوچہری ۔ بیت

نالہ بلبل سحرگاہان و باد مشکبوی ‌ ‌ ‌ مردم سرمست را کالیوہ و شیدا کند

اور میم سے مثلاً میویز و میمیز مثلاً عمر خیام ۔ رباعی

آنہا کہ اسیر عقل و تمییز شدند ‌ ‌ ‌ در حسرت ہست و نیست ناچیز شدند

رو باخبری و آب انگور گزین ‌ ‌ ‌ کین بیخبران بغورہ میمیز شدند

بروا سپیدہ و پر ہسپیدہ بفتح باء تازی و باء فارسی سے کسی چیز کو سردی یا گرمی نرمی یا زشتی کے ادراک کے لیے مس کرنا شہرہ آفاق ۔ شعر

ہر کہ بروا سپید آن اندام را ‌ ‌ ‌ در کف خود دید سیم خام را

شہاب الدین ۔ شعر

زرپو رسیدن آن نازک اندام — شگفت اندر کفم گلہائی بادام

اور یای تحتانی سے مثلا ہنوز و ہنیز مثلا فردوسی شعر

خبردار از آین بہ آئین و ہنیز — کہ بر شتہ نہفتہ نماند است چیز

وانگور وانگیر اور شین معجمہ سے مثلا خدیو و خدیش یعنی خدا وند ابوسلم نیشاپوری - رباعی

در طاہرت اگر نحا ہیم درویش — زنیم چہ زلی لطعنہ بترم خفیش
دارد ہر کس بنا باندازہ خویش — درخانہ خود و بندہ آزاد و خدیش

حکیم رودکی بیت

چہ خوش گفت آن مرباآن خدیش — مکن بر کس آنچہ نخواہی بخویش

دوسرے فدائیہ مثلا حافظ شعر

دل خرابی میکند دلدار را آگہ کنید — زینہار ای دوستان جان من و جان شما

یعنی جان من فدای جان شما

تیسرے واو بمعنی یا مثلا سعدی - بیت

گل ہمین پنج روز و شش باشد — این گلستان ہمیشہ خوش باشد

یعنی پنج روز یا شش

چوتھی اضرابیہ بمعنی بلکہ مثلا حسین ثنائی شعر

گردون سیاستی و عجب عتاب تو — جور زمانہ و ستم آسمان یکی است

یعنی بلکہ عجب عتاب تو

پانچوین واو معاوضہ مثلا عرفی شعر

ز شوق تو کہ نوئی تو پا و گلم ز عمر چہ سود — ہزار جان گرامی بیکقدم رفتار

بعض نے اس واو کو واو ندائیہ قرار دیا ہے ٭

چھٹی واو بائین جسکے ماقبل ضمہ خالص و غیر خالص نہو بلکہ فتح ہو مثلا غور ر دور - جور - شور وغیرہ بعض اُسکو واو طرفین و درمیان بہی کہتے ہین ٭

ساتوین واو مجہول جسکے ماقبل ضمہ خالص نہو مثلا ہور - بور - گور - مور وغیرہ

آٹہوین واو معروف جسکے ماقبل ضمہ خالص ہو مثلا طور دور - نور - صور وغیرہ

نوین نسبتی مثلا ہندو و نیکو کہ نیک و ہند سے منسوب ہے جاکو و پٹو کہ پٹ ایک قسم کا نرم پشمینہ ہوتا ہے و رنشو وغیرہ ٭

دسوین واو تقابل مثلاً فیضی - شعر

عشق ہست و ہزار شعلہ و رتاب — عقل ہست و ہزار پنبہ در آب

بعض اسکو واو تشبیہ و واو لزومیہ و واو تسویہ بہی کہتے ہین ٭

گیارہوین واو بمعنی مع - مصرع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند و خالد - شعر

ہر کس و کار و گر ہر خود و بار دگرے — ہر دل و یار دگر خالد و سودا تو

بارہوین قسمیہ مثلا واللیل والشمس والقمر واللہ مہر علی - شعر

وہ چہ ناخن کہ بجود پرواز زد — ہفت لبست ہلال انداز زد

از تشریح الحروف

تیرہوین زائد - کہ کلام مین اُسکے معنون کی کچہہ حاجت نہو مثلا لیکن و لیکن لیک و ولیک ٭ سعدی - بیت

کہ انی بکیفیت این شکل من است	ولیکن قلم در کف دشمن است

مصرع لیکنش مہرو وفا نیست خدایا بدہش ؂

چودہوین واو مبالغہ مثلا برومند و تنومند یعنی صاحب ثمر بسیار و صاحب تن و قوی و صاحب تشریح الحروف نے اوسکو واو زائد لکھا ہے ؂

پندرہوین حالیہ جیسے حالت کے معنی پاکے جاوین مثلا **بیت**

داغم ز ناتوانی افسوس بد گلیست	دندان بجا نماند و رہ من لب گزیدنی است

یعنی حالت لب گزیدنی است **مصرع** من و انداز ہای مرغ بسمل **میلی** **بیت**

مردم و بر زندگانم رحم مے آید کہ تو	خونہان بیداد ہا داری کہ با ما کردہ

سولہوین واو استیناف کہ لفظ گرنہ پر اس کلام کے اول ہین کہ اثبات اسکا دوسرے کلام کی نفی کے حالت مین ہو آئی مثلا **قطعہ**

بگفتا من گلے نا چیز بودم	ولیکن مدتی باگل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

سترہوین تصغیری کہ اعلام و اسامی آخر مین آئے مثلا پسرو یعنی پسر خورد پیشخو شیخ خورد **شعر**

بر من نظری میکند ای پسرو	چشم خوش تو کہ آفرین باد برآو

بعض اسکو واو ترحم بہی کہتے ہین ؂

اٹھارہوین عطفی کہ دو مفردون مین واقع ہو ساکن نہ مفتوح مثلا **مصرع** من و تو درمیان کاری نداریم **خاقانی**

ہشت خلد و ہفت چرخ و شش جہات و پنج عقل	چار ارکان و سہ ارواح و دو کون و یک خدا است

اور اگر دو جملون مین واقع ہو تو اسکو علیحدہ مفتوح پڑہنا چاہیئے اور کبھی محذوف

صائب ۔ بیت

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر مراتب را	دویدن رفتن استادن نشستن خوابیدن مردن

بعض موقع مین واو عطف کا حذف ہونا بھی فصاحت و بلاغت کے زیادہ ہونے کا باعث ہوتا ہے مثلا **بیت**

قربان شوم ترا کہ ندانستہ ہنوز	اخلاص من محبت من اعتقاد من

اعداد مین واو عطف کا لانا مخل فصاحت ہے مثلا **مصرع** بوسہ گرفتم از لبش یک دو سہ چار پنج شش ؂

انیسوین واو استبعاد ۔ کہ مستبعد و مستبعد مین واقع ہو مثلا

حافظ ۔ بیت

من و انکار شراب این چہ حکایت باشد	غالبا اینقدرم عقل کفایت باشد

شعر ۔ قتیل

از تو بر گیرم و دل با دگری یار کنم	ای بقربان تو صد دل من این کار کنم

بیسوین واو ترہیب کہ راہب اور مرہوب کے درمیان واقع ہو مثلا **فرد**

چو فردا در آید بلند آفتاب	من و گرز و میدان افراسیاب

اکیسوین واو لزوم کہ لازم و ملزوم کے درمیان آئے مثلا **حافظ ۔ بیت**

ما و می و زاہدان و تقوی	تا یار سر کدام دارد

بائیسوین واو کلمہ کہ دو قسم پر ہے (اول) ملفوظی (دوسرا) غیر ملفوظی **ملفوظی** وہ ہے کہ تلفظ مین آئے خواہ متحرک ہو خواہ ساکن خواہ [illegible]

ہو مثلاً طاؤس و داؤد و دیوانہ و رضوان و گوش و ہوش وغیرہ

غیر ملفوظی وہ ہے کہ تلفظ میں نہ آئے - خواہ مکتوب ہو اور یہ دو قسم پر ہے (اوّل) واو بیان ضمہ - چونکہ الفاظ فارسی دو حرفون سے کم نہین کہ اوّل متحرک ہوتا ہے دوسرا ساکن اور تمام کلمات فارسی کا حرف آخر بھی ساکن ہوتا ہے اسواسطے واو بیان ضمہ حرف تا رقرشت اور دال ابجد اور جیم فارسی کے بعد لکھتے ہین مثلاً دو و تو و چو اور اس واو سے ضمہ حرف ماقبل کے شناخت کے سوا اور کچھہ فائدہ نہین ‍‍+

(دوسری) واو معدولہ - معدولہ اسکو اس سبب سے کہتے ہین کہ اُس سے عدول کرکے دوسرے حرف سی متکلم ہوتے ہین اور وہ تلفظ مین اچھی طرح سے ظاہر نہین ہوتی اور اشمام ضمہ بھی اُسکو کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اُسکو اکثر خاء نقطہ دار مفتوحہ کے بعد لکھتے ہین یہ فتح خالص نہین ہوتی بلکہ ضمہ سے بو رکھتی ہے اور اشمام کے معنی بھی بوئیدن یعنی سونگھنے کے ہین اور دس حرفون کے اوّل آتی ہے - اوّل[۱] الف مثلاً خواب خوارزم خواجہ دوم[۲] - دوم دال مثلاً خود مرادف خویش سیوم[۳] را مثلاً خور آفتاب چہارم[۴] زا مثلاً خوز پنجم[۵] سین مہملہ مثلاً خوست بمعنی کوفتہ و مالیدہ ششم[۶] شین نقطہ دار مثلاً خوش بمعنی خوب و نیکو ہفتم[۷] نون مثلاً اخوند ہشتم[۸] یا مثلاً خوی و خوید بمعنی علف سبز جو نہم[۹] ہا مثلاً خویلہ بمعنی کج و ناراست و ہم ہای فارسی مثلاً خویلہ بمعنی نادان کبھی یہ خاء مخفف مفتوح ہوتی ہین مثلاً **سعدی - بیت**

پس پردہ بیند عملہاے بد		ہمون پردہ پوشد بہ آلاء خود	

دیگر

دران مدت کہ ما را وقت خوش بود		ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود

حافظ - ابیات

ماہی کہ رخش روشنی خور بگرفت		گرد سمنش بنفشہ پاسند بگرفت
دلہا ہمہ در چاہ زنخدان انداخت		وانگاہ سر چاہ بعنبر بگرفت

قطعہ

ای خسرو زمانہ کہ از روی معدلت		مسند فراز گنبد اخضر نہادہ
باد ابلق سپہر ترا رام کز ظفر		صد داغ بر جبین مہ خور نہادہ

تیسوین واو تخفیف کہ لفظ اوسکے مخفف کرنے سے پیدا ہوتی ہے

شعر

اول متحیر کہ چہ داند درا		عقل درین گم کہ چہ خواند ورا

چوبیسوین واو توسل مثلاً بیت - سعدی شیرازی

اگر دعوتم رد کنی ور قبول		من و دست و دامان آل رسول	

ہای ہوز

لغت مین اس حرف کے معنی طمانچہ مارنے کے ہین اسکے پانچ عدد ہین اور سترہ قسمین ہین ‍‍+

اوّل ہای ابدال کہ الف سے بدلے مثلاً ہیچ و ایچ سنائی بیت

خلق جز بند دگر ہیچ نہند		ہمہ را از سود مر ایچ نہند	

اور ہای عربی سے مثلاً کوہ و کوہ پانی کی موج کو کہتے ہین اور بار فا سے

مثلاً کوہ وکوپ ایک پہاڑ ہے اور جیم عربی سے مثلاً ناگاہ ونا کاج ٭

حکیم سوزنی - بیت

زہی دولت کہ من دارم کہ دیدم
چو تو ممدوح کرم را بنا کاج

وراہ وباج

فردوسی - بیت

چو تو شاہ بنشست بر تخت عاج
فروغ از تو گیرد ہمہ مہر وتاج

اور خاء معجمہ سے مثلاً ہلالوش وخلالوش بمعنی شور وغوغا

حکیم رودکی - بیت

بر گرد گل سرخ کشیدہ خط سبزی
تا خلق جہانرا فگندزان بخلالوش

ناصر خسرو - بیت

ہلالوش خوبان وین بہشتش اند
تو بے ہوشش را در ہلالوش کن

وخزینہ وہزینہ

فردوسی - بیت

ہزینہ باندازہ گنج کن
دل از بیشی گنج بی رنج کن

وخستو وہستو بمعنی مقر ومعترف اور دال مہملہ سے مثلاً شنبد وشنبد ہفتہ کے پہلے روز کو کہتے ہین

منوچہری - بیت

بفال نیک بروز مبارک شنبد
بنبد گیر وبدہ روزگار نیک بہ بد

اور سین مہملہ سے مثلاً راہ رواس کہ لغت ژند وپاژند ہے اور غین سے مثلاً بلغم وبلغم بہ دو زن ومعنی مہم اور فا سے مثلاً تہ ونفت بضم اول ہے اور کاف تازی سے مثلاً پروانہ وپروانک بفتح اول ہے وہ جانور جو شیر کے آگے آگے آواز کرتا ہوا جاتا ہے تاکہ اور جانور اسکی آواز سننے سے برکنار ہو جائیں یعنے اس رستے سے پوشیدہ ہو کر دوسری طرف چلے جائیں ۔

خاقانی - بیت

شاہا غضنفری تو ویروانہ تو من
پروانہ در پناہ غضنفر نکوتر است

اور لام سی مثلاً چاہ زنخ وچال زنخ

ابن یمین - بیت

شد دل خستہ من تشنہ چال زنخت
زانکہ انباشتہ تا لب آن چال بمشک

اور میم سی مثلاً باسرہ وباسرم بار عربی سے وہ زمین جو زراعت کے لیے آراستہ کی جائے اور پناہ وپنام بمعنی پوشیدہ کرنیوالا

اکمال اسمعیل - بیت

با اکابر بمجلس وخلوت
گفت گوی پنام میخواہم

اور واو سی مثلاً ساماں وساماں نوی اور یاء تحتانی سی مثلاً راہگان ورایگان اور ہائی ہوز اکثر اوقات حروف قریب المخرج سے ہم قافیہ لاتے ہین ٭

فردوسی - بیت

چنین گفت کز بہر کاؤس شاہ
بیایند بیش از ہمہ چاہ طلرح

دوسری ہائی اضافی کہ فصاحت کیواسطے کلمہ کے آخر مین الف ونون کے بعد آئی مثلاً فضلانہ وعذرانہ ومہرانہ وسالیانہ وماہانہ ۔

تیسری - تانیثی مثلاً فاضلہ عاقلہ عالمہ بالغہ وغیرہ ۔

چوتھے - بیانی مثلاً گوہر شاہانہ وکلام فاضلانہ وامیرانہ وعاقلانہ ۔

پانچوین - مصدری مثلاً زارہ بمعنی زار عربی مین معیوب کرنیوالا اور فارسی مین ضعیفی اور رونا

ابو شکور - بیت

ہزار زارہ کنم نشنوند زارہ من
بخلوت اندر با تو ہزار زارہ کنم

چھٹی - ستائش مثلاً رستم ورستم وزردشت وزردہشت میان وہمیان بمعنی کمر

ساتوین عاطفی مثلاً خوردہ و رفت و کشیدہ برد ۔ **حفظ بیت**

نہال تن ز بن بر کندہ رفتی	دلم را در بلا افگندہ رفتی

و از کار خود فراغت یافتہ سوار شد بعض اسکو ہای تعقیبیہ بھی کہتے ہین ۔

آٹھوین حالیہ کہ فعل ماضی کے بعد آئے اور حالت کے معنی دے مثلاً نشستہ و رسیدہ **طغرا ۔ بیت**

صنوبر بسکہ دل در رقص بستہ	ندیدہ یک نفس از خود نشستہ
فروتنی ہست دلیل رسیدگان کمال	کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

ہای نشستہ و رسیدہ ہای مفعول نہین ہوسکتی کیونکہ یہہ دونو فعل لازم ہین ۔ از تشریح الحروف

نوین ہای ضمیر کہ لفظ ہو کا مخفف ہے اور عبارت عربی سے مخصوص ہے مثلاً دام اقبالہ و نوالہ و کمالہ و سلمہ وغیرہ ۔

دسوین ہای وقف کہ کلمات عربی کے آخر مین بجای تاء مثناۃ فوقانیہ اور کبھی بجای تاء تانیث آئے مثلاً رحمت و رحمہ و منت و منہ و جنت و جنہ و دولت و دولہ و حکمت و حکمہ و بالغہ و جمیلہ و مستورہ و غلغلہ

گیارہوین مقداریہ کہ اسما کے آخر مین تعیین مقدار کے لیے آئے مثلاً یکروزہ و یک ماہہ و یکسالہ و دو ماہہ و چندسالہ و یکشنبہ وغیرہ

بارہوین ۔ ہای تسمیہ اسکو اسما و افعال کے آخر مین ملحق کرتے ہین اور بہ نسبت اصل مادہ علم کے قرار دیتے ہین مثلاً زادہ و سبزہ و دانہ و نیلہ و سفیدہ و کوہہ و دیدہ و گردہ و گوشہ و پیمانہ و ریزہ و لالہ و نشانہ

تیرہوین تشبیہی کہ اسما کے آخر مین الف و نون جمع کے بعد واقع ہو مثلاً

عاشقانہ و **غنیمت ۔ بیت**

گہی در مکتب و گاہی بخانہ	گہی گشتی غزلخوان عاشقانہ

و دوستانہ و شاہانہ و غریبانہ و دوندانہ یعنی وہ چیز کہ بادشاہون اور دانتون اور غریبون اور دوستون کی مانند ہو اور زبانہ کے معنی شعلہ کے ہین کیونکہ وہ زبان کی مانند ہوتا ہے اور گوشہ مثل گوش (صاحب برہان قاطع لکھتے ہین) کہ جب کسی چیز کو کسی چیز سے کہ اُسکے مشابہ ہو تشبیہ دین تو حرف ہای ہوز اُسکے آخر مین لاتے ہین مثلاً مثالہای مذکورہ ۔

چودہوین ۔ ہای مفعول ۔ کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد آتی اور لفظ شدہ کے معنی دے مثلاً شنیدہ ۔ دیدہ ۔ چکیدہ ۔ گزیدہ ۔ خریدہ وغیرہ

پندرہوین ہای فاعل ۔ مثلاً جوئندہ ۔ پوئندہ ۔ گوئندہ ۔

سولہوین نسبتی ۔ کہ اسما کے آخر مین آئے اور نسبت کے معنی اُسسے پائی جاوین مثلاً ہرکارہ و ناکارہ صاحب (غیاث اللغات و تشریح الحروف) نے ناکارہ و ہرکارہ کی ہا کو بمعنی ہای فاعل لکھا ہے مثلاً **حفظ ۔ بیت**

ہرچند کہ ناکارہ بکار دل و جانم	در کار جنون حفظ چو ہرکارہ دوانم

اور صاحب گلبن اکبر نے بمعنی نسبت اور کبھی بعد یا و نون نسبت کے بھی ملحق کرتے ہین مثلاً پارینہ و گنجینہ وغیرہ ۔

سترہوین ہای کلمہ اسکی دو قسمین ہین

اوّل مظہر کہ اول آخر و اوسط کلمات مین واقع ہو مثلاً ہر چند ہمہ مہر چہرہ کوہ ماہ و وجمع کی حالت مین خواہ اُسکے ماقبل کسرہ فتحہ یا ضمہ ہو بحال خود رہے

مثلاً رہ ہا و زرہ ہا و کوہ ہا و اندوہ ہا اور حالت تصغیر مین مفتوح مثلاً رہک و کہک و اندوہک اور اضافت کے وقت مکسور مثلاً رہِ من و زرہِ من و اندوہِ من اور ہاے ماقبل مضموم یا مفتوح سوا اُن کلمات کے کہ اُن سے ماقبل واو یا الف ہون اور وہ بضرورت نظم حذف کردئے گئے ہون کسی کلمہ مین نہین پائی گئی مثلاً کوہ کا مخفف کہ و چاہ و راہ کا مخفف چہ و رہ

دوسری ہاے مختفی کہ ملفوظ ہو اور حرکت ماقبل پر مختفی ہو وہ حرکت بھی ممدودہ اور کبھی مقصورہ ہوتی ہین مثلاً **حافظ**

چراغ روی ترا شمع روز پروانہ ۔ مرا ز عشق تو با حال خویش پروانہ

لفظ پروانہ مین مد حرکت ہے اور مقصورہ ہو تو ہای جمع کے الحاق کے وقت ساقط ہوگی مثلاً جامہ و جامہا و خامہ و خامہا اور تصغیر و یای نسبت و یای مصدر و الف و نون جمع کے ملحق کرنے کی حالت مین کاف فارسی سے بدل جائیگی مثلاً جامگک و خامگک و خانہ خانگی و بیگانہ و بیگانگی و نشستہ و نشستگان و فرومایہ و فرومایگان اور اضافت کے وقت ہمزہ سے مثلاً جامۂ من و خامۂ من وغیرہ

لای نافیہ

علوم الناس اسکو لام الف بھی کہتے ہین عربی مین نہی کیواسطے آتا ہے مثلاً لاتضرب و لاتقصر

ہمزہ

ایک منحنی خط ہی علوم ہمزہ کہتے ہین عربی مین اسکی کوئی صورت مقرر نہین کبھی الف سے مثلاً رایت جزاک کبھی واو سے مثلاً ہذا جزوک کبھی یا سے مثلاً نظرت الی جزئک لکھتے ہین اور فارسی مین کسی حرف سے متصل نہین ہوتا مگر منفصل

یاء تحتانی

لغت مین ناحیہ و دیوار کو کہتے ہین اسکے دس عدد ہین اور اسکی چار قسمین ہین ۔

اوّل یای ابدال کہ دال سے بدلے مثلاً بنیاد و بنداد اور لام سے مثلاً نای و نال یعنی نے **شیخ روزبہان بقلی - بیت**

چنانکہ با نوا زمن شوی و بلبل بستان ہست ۔ چو در رید و نجم گشتم و ہم شوی و خامش ہزار آوا

اور یای ہوز سے مثلاً روئیدہ و مروئیدہ یعنی ظاہر ہوئیولا و نشو و نما کرنیوالا اور تردید کے لیے مثلاً

سعدی - بیت

یا مکن با پیلبانان دوستی ۔ یا بنا کن خانۂ درخورد پیل

فخر الزمان بدر چاچی - بیت

سوی سر غول ست شب یا زلف مرغول است شب ۔ یا مشک محلول ست شب بر رست و صحرا ریختہ

جامی

عارض ست این یا قمر یا لالۂ حمرا است این ۔ یا شعاع شمس یا آئینۂ و لہاست این
چشم تو جادوست یا آہوست یا صیاد خلق ۔ یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلاست این

دوسری یای معروف کہ جسکے ماقبل کسرہ خالص ہو اسکی گیارہ قسمین ہین

اوّل یای اثبات مثلاً مردِ فاضلی و کاتبی ۔

دوسری زائد ۔ مثلاً کاریگر و کارگر **امیر خسرو - بیت**

جہاندار بر تخت زرّ بار داد ۔ بکاریگران گنج بسیار داد

تیسری یای مبالغہ ۔ مثلاً علّامی ۔ فہامی وغیرہ ۔

چوتھی یای تشبیہی مثلا **نظامی - بیت**

زاغ بصحرِ تو ہماے کنند	سہرکہ رسد پیش تو پای کنند

حقیقت مین یہہ مصدری یاو ہے

پانچوین یای مفعول کہ اسما کے بعد آئے اور لفظ کردہ شدہ کے معنی دی مثلا مہری سندی انتخابی یعنی مہر و سند و انتخاب کردہ شدہ

چھٹی یای فاعل کہ اسما کے بعد آئے مثلا کسبی **ملا فوقی یزدی - بیت**

قوت کسبی چہ کار آید بکوری مردیش	از برای منع انزال آنکہ افیون میزند

وصیقلی - فریبی - غوغائی - حجتی - جہلی - کفایتی یعنی کسب - فریب - صیقل - غوغا حجت - جہل - کفایت کنندہ -

ساتوین یای متکلم کہ عربی مین اسما و القاب کے آخر مین آئے مثلا مخدومی استادی - قبلہ گاہی - الٰہی و مکرمی و معظمی و خداوندگانی و خداوندی و مشفقی یعنی مخدوم و استاد من وغیرہ **صائب**

نویسد نور چشمی آفتاب آن صفحۂ رورا	مہ نو قبلہ گاہی خواند آن محراب ابرورا

اٹھوین یای لیاقت - کہ مصدر کے آخر مین لیاقت کے معنی دی مثلا کشتنی و خوردنی بکیدنی و گزیدنی یعنی لایق کشتن و خوردن وغیرہ **صائب - شعر**

لعل و شراب ہردو بہم جوش میزنند	لعل تو ہم مکیدنی و ہم گزیدنی

شعر

شمع گر با تو کند دعوی نازک بدنی	کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی

نوین مصدری کہ لفظ شدن کے معنی دی مثلا بیداری و دوری و ہستی و جستی

اور عربی مین بھی مثلاً سلامتی اور نیز فارسی مین اسم فاعل ترکیبی کے بعد مثلاً دلجوئی عیب گوئی فیض بخشی زرریزی یعنی دلجوی شدن وغیرہ -

دسوین خطابی کہ افعال کے بعد آئے اور لفظ تو کے معنی دے مثلاً کردی وگفتی اور اسما کے آخر مین بھی بمعنی لفظ ہستی مثلاً طفلے وتیز ہوشے یعنی طفل ہستی وتیز ہوش ہستی -

گیارہوین - نسبتی - مثلاً - حجازی - ہندی - فارسی - رومی - لاجوردی آبی ہجری - جلوسی اور جب یای نسبت الف اور واو کے بعد واقع ہو تو یا کے ماقبل ہمزۂ مکسور بنا بر رفع اجتماع ساکنین کے سبب سے لایا جاتا ہو - مثلاً طلائے کہربائی عیسائی صنعائی اور کبھی وہ الف کہ اسم کے آخر مین ہو حذف ہوتا ہو اور ہمزۂ مکسور نہین لایا جاتا مثلاً بخارا بخاری اگر یاے نسبت ہاے مختفی کے بعد آئے تو ہا تلفظ مین ہمزۂ مکسور سے بدل جاتی ہو نہ کتابت مین اور علامت ہمزہ اس ہا پر لکھتے ہین مثلاً جامۂ و شکل جنینۂ و پستۂ **شعر** -

پستۂ جامہ تا بسپر کردہ	سر و ہا اغار د نظر کردہ

اور کبھی یا کتابت مین بحال رہتی ہو مثلاً سرمئی اور جس کلمہ کے آخر مین الف و ہا و یای تحتانی ہو تو یاے نسبت کے وقت یہ تینون واو سے بدلتے ہین مثلاً موسوی عیسوی دنیوی ماندہ مہنوی گنجوی دہلوی بریلوی ہردوی اور کبھی یہ واو حذف کرکے گری کہتے ہین مثلاً **انوری بیت**

داد یک جام بہشتی ز می ارزق پوشرا	بانو شیرین زنگی مشعر بین شکل گری

اور کبھی حالت نسبت مین ہای آخر کلمہ حذف کرتے ہین مثلاً مکہ کی بنگالہ بنگالی اور کاف فارسی سے بھی بدل دیتے ہین مثلاً خانہ خانگی پردہ پردگی بیعانہ بیعانگی اور کبھی الف و نون زائد یای نسبت سے اول لایا جاتا ہو مثلاً ربانی حقانی نفسانی ظلمانی جسمانی نورانی اور جس کلمہ مین تیسرا حرف یا ر اور نیز حرف آخر ہاء ہو تو یای نسبت کے الحاق سے دونون حذف ہوتے ہین مثلاً مدینہ ومدنی اور حنیفہ وحنفی اور قریش قرشی اور کبھی یای نسبت سے اول زای معجمہ زیادہ کرتے ہین مثلاً رازی ومروزی منسوب بری ومرو ؛

تیسری یاء مجہول اسکی تین قسمین ہین ـ

اول یاء امالہ کہ بجاے الف کے ہو مثلاً کتیب کیب مزیج حسیب ـ ابیدکہ اصل مین کتاب رکاب مزاج حساب آباد تھی ـ

دوم یای وقایہ کہ منادی و حرف ندا مین واسطہ ہوا ور اصلی نہو مثلاً خدایا خلاف ساقیا ـ

تیسرے یاء ملحق کہ حرف ربط سے ملحق ہو مثلاً دانا ستی یعنی دانا است وشیدستی وغمستی مگر غمستی کی یاء بعض مقام مین استمرار و تمنا کے معنی پیدا کرتی ہو مثلاً عرفی ـ مصرع گر بدل خوش غنودمی چہ غمستی ؛ فصحا کے کلام مین حرف ربط کے بعد عروض وضرب مین زائد مثلاً حزین ـ بیت

غیر وحدت عزت یکتای بی ہمتاستی	نقش لا در چشم وحدت بین من آلاستی

اور بعض مقام مین تنگی وزن کے سبب مشدد مصرع ناصر اسلام وحامی طریق مصطفی ـ

چوتھی ـ یای مقدار یہ مثلاً ظہوری ـ بیت

سخن را یار خاطر بود کوہے	نبودش صاحبی جز ناشکوہے

پانچوین زائدکہ الف وواو کے بعد اسما کے آخر مین اتمام کلمہ کے لیے نہ اضافت وتوصیف کے واسطے آئے اس طور سے کہ اسکے حذف کرنے مین معنون مین کچھ خلل نہو مثلاً خدای سرای ہمای ـ بیت

ہمای بر سر مرغان از ان شرف دارد	کہ استخوان خورد وطائری نیازارد

وموی وجوی وروی وخوی ـ سعدی

خدای راست مسلم بزرگی والطاف	کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

اور الف وواو کے سوا بھی مثلاً پیکی

اور نیز یای زائد بعض اسمای عربی وفارسی کے آخر مین لاحق ہوتی ہو مثلاً زیادت زیادتی ـ صائب

بزیر خاک غنی را برد مرد درویش	اگر زیادتی ہست حسرتی تا چند

قحط قحطی ـ طغرا

شب بزم اگر قحطی روغن است	چراغ پیالہ از ور روشن است

ونقصان ونقصانی حیاتی گیلانی ـ

اگر نہ لازمہ ذات دشمنت بودی	یکسر نبیر ندای خدای نقصانی

چھٹی یای مشترک کہ صیغہ ماضی ومضارع واستقبال ومتکلم مین تثنیہ وجمع کے لیے آئے مثلاً آمدید خواہیم آمد کردیم وغیرہ ؛

ساتوین یای تحقیر کہ اندک واستخفاف وحقارت کے معنی دے مثلاً سعدے

مطربی دور از ین خجستہ سرائے   کس دوبارش ندید در یکجا ہی

حافظ بیت

یار دارد سر صید دل حافظ یاران   شاہبازی بشکار مگسی می آید

آٹھوین ۔ یای تعظیم مثلاً شعر

ببرد دل ز کہنم دوش مجلس آرائی   سہی قدی سمن اندام ماہ سیمائے

سعدی

دشمن چہ دیدی ناتوان لاف غربت خود مزن   مغز نیست در سر استخوان و نیست در سر پیرہن

نوین یای اضافت کہ الف و واو ساکن کے بعد اظہار حرکت کے واسطے آئی مثلاً جابی او و ردی او و پای من و موی تو

دسوین یای استمرار کہ صیغۂ واحد و جمع غائب ماضی و واحد متکلم کے آخر آئے اور اُس سے مدام اور تکرار کے معنی حاصل ہون مثلاً کردی کردندی کردمی ـ

قطعہ

گرفتی کمر بند زور آزمائے   وگر کوہ بودی بکندی ز جائے
نخوردی کہ خاطر برآسایدش   ندادی کہ فردا بکار آیدش

سعدی شعر

بنزدیک شیخ آمدے گاہ گاہ   نکردی خدا وند سوی نگاہ

اور جب کوئی حرف حروف تمنا و شرط سے مثلاً کاش و اگر وغیرہ فعل پر آئی تو حذف ہونا اُسکا جائز ہی مثلاً شفیع ۔ اثر ۔ بیت

صبح پیری شد سفید و غفلت مالم نشد   کاش بیداری نصیب ما بقدر خواب بود

یعنی بودے عرفی بیت

بہر پا تا بہ خدام تو مہر نخت ہجر خ   از نبود اطلس افلاک جنین مستعمل

یعنی نبودی ۔ مرزا جلال اسیر ۔ ع اگر دیوانگی پیغمبری تشت ۔ یعنی داشتے

گیارہوین ۔ یای تمنا کہ صیغہ ماضی کے بعد آئے مثلاً جامی ۔ بیت

چہ بودی کہ پایم درین کار گل   شبخی فرو رفتی از کام دل

فوقانی ۔ مولف ۔ شعر

ز طوفان سرشک چشم برق آہ سوزانم   شدی زیر و زبر گر گنبد دوار یا ستے

بارہوین یای شرط و جزا کہ کبھی شرط و جزا دونو کے بعد آئی شعر

گر امروز بودی خداوند جاہ   نکردی خود از کبر در وی نگاہ

تیرہوین یای تنکیر کہ مفید معنی وحدت ہو اور اُس سے تحقیر و تذلیل و تکریم و تعظیم بھی پائی جائے مثلاً فلان مردی ہست یعنی مرد بزرگ است و فلان غلامی ست چہ اصل میدارد یعنی غلام حقیر ست اور تاکید کے واسطے مثلاً مصرع ہر یکے را بہر کاری ساختند ۔ اور غیر معین چیز کیطرف دلالت کرتی ہے مثلاً

شعر

یکی دیدم از عرصۂ رود بار   کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

مصرع ۔ در خرابات مغان نیست چو من شیدائی ۔ اور مولف (جہانگیری) لکھتا ہے کہ یای تنکیر تعجب کے لیے بہی آتی ہے پس اگر مخاطب ہو تو اُسکو معروف بولتے ہین اور اگر غائب ہو تو مجہول ۔

چودہوین یای تخصیصی کہ اُس سے ایک خاص چیز کی طرف ذہن مین ایما

کرین اور تنکیر بہ تخصیص کیطرف راغب ہون مثلا لفظ کسی مین **وحشی۔ شعر**

من وازدور تماشای گلستان کسے	بہ نگاہی شدہ خرسند بہ بستان کسی

آصفی۔ شعر

ساز آباد خدایا دل ویرانی را	یا بدہ مہر بتان ہیچ مسلمانی را

شعر

ہمہ شہر پر زخوبان منم وخیال ماہے	چکنم کہ چشم بدخو نکند بکس نگاہی

پندرہوین یای وحدت کہ یکی کے معنی دی اور نکرہ سی ملحق ہو نہ معرفہ سے مثلا پادشاہے **شعر**

بادشاہی پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد

وشخصے وگدای وامیری وغیرہ اور اگر یای مختفی کے بعد آئی تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے مثلا **مصرع** یکم روز بر بندۂ دل بسوخت

سولہوین۔ یای توصیفی اور اسکو یای اشارت وایماہی کہتے ہین اور اسکے بعد کاف بیان صلہ کے واسطے خواہ متصل ہو مثلا **مصرع** یاد دو صلے کہ دل از ہجر خبردار نبود * خواہ منفصل مثلا **بیت**

قاتلے خون مرا ریخت کہ در روز جزا	نظر از ناز بہنگامہ محشر نکند

اگر یاء اور کبھی ہاء کے بعد ہمزہ سے تبدیل ہوتی ہے مثلا **مصرع** خوش بندۂ کہ باشد منظور ایزد پاک *

چوتھی یار مابین وطرفین

کہ نہ معروف ہو نہ مجہول اور اسکے فتح ماقبل ہو مثلا شیطان حیران سلیمان وغیرہ اسکو یائے مہین بھی کہتے ہین

خاتمۃ الکتاب

خداوند لایزال کا کمال ہزار شکر ہے کہ تحقیق الحروف کی تحریر ختم ہوئی خداوند تعالی اپنے کمال کرم وفضل سے اسکو منظور نظر خاص وعام کری طالبان علم اس سے فائدہ اٹھائین میری حق مین دعای خیر فرمائین اور یہہ نسخہ میرے نام سے دنیائے فانی مین یادگار رہے آمین *

تمت

قطعات تاریخ

از نتائج طبع مفتی غلام اکبر تخلص اکبر منشی فاضل ومختار عدالت

ہی یہہ نسخہ عمدہ تحقیق الحروف ایسا مفید	طالبان علم کو ہین فائدی جیسے الوف
بار ثانی چہپ چکا جسوقت اکبر سال طبع	بولا دل اب پہر ہوئی مطبوع تحقیق الحروف ۱۳۰۱ھ

از تصانیف حکیم مفتی محمد انور صاحب تخلص انور لاہوری

چون بفضل صانع لوح وقلم ارض وسما	بعد طبع این نسخہ شد مطبوع ہر اہل وقوف
زد رقم انور بسال انطباعش مصرعے	بو العجب مطبوع اہل طبع تحقیق الحروف ۱۳۰۱ھ

از تصانیف مفتی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری

بار ثانی ہو گئی مطبوع طبع اہل طبع	کیسی خوبی وخوش اسلوبی سی تحقیق الحروف ۱۸۸۴ء
غیب سے حیدر سروش دل پی تاریخ سال	بولا اب پہر چہپ چکی خوبی سی تحقیق الحروف ۱۳۰۱ھ